پاک ہونا کسے کہتے ہیں۔

اس کتاب کے دو باب ہیں۔

باب نمبر 1

پاک ہونا کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور اسکی تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں

باب نمبر 2

اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا قرآن پاک سے گمراہ یعنی بے خبر رہنے والوں کے نام خطابات
۔اس کا جواب اور اسکی تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں

باب نمبر 1

پاک ہونا کسے کہتے ہیں۔اس کا جواب اور اسکی تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیات 127 تا 129 پارہ 2

اور جب ابراہیم گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔اے ہمارے رب ہمیں قبول کر۔بیشک تو سننے والا علم والا ہے۔اے ہمارے رب ہم کو اپنا فرمابردار بنا۔اور ہماری اُولاد میں سے ایک اُمت بنا۔جو تیری فرمابردار ہو۔اور ہم کو طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول کر۔بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔اے ہمارے رب اُنہیں میں سے ایک رسول بھیج دے جو ان کو تیری آیات پڑھکر سنائے۔اور کتاب اور حکمت اُنہیں سکھائے۔اور انہیں پاک کرے۔بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالی غالب حکمت والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی کتاب حکمت والی ہے۔اور رسول حکمت والی آیات کے ذریعے لوگوں کو پاک کرتا ہے۔یعنی اصلاح کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ابراہیمؑ نے دعا مانگی۔اے ہمارے رب ہمیں قبول کر۔بیشک تو سننے والا علم والا ہے۔اے ہمارے رب ہم کو اپنا فرمابردار بنا۔اور ہماری اُولاد میں سے ایک اُمت بنا۔جو تیری فرمابردار ہو۔اور ہم کو طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول کر۔بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔اے ہمارے رب اُنہیں میں سے ایک

رسول بھیج دے جوان کو تیری آیات پڑھکر سنائے۔اور کتاب اور حکمت اُنہیں سکھائے۔اور انہیں پاک کرے۔بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات۔

کیا ہم لوگ آیات کے ذریعے خود کو پاک کرتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔آیات سیکھتے ہیں۔یا آیات سیکھے بغیر زندگی گزار دیتے ہیں۔اپنی اصلاح کیے بغیر باپ دادا کے فرقوں پر زندگی گزار کر مر جاتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے بجائے فرقوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔قرآن پاک کو چھوڑ رکھا ہے۔

سورہ آل عمران آیت 164 پارہ 4

بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔بیشک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

آپ نے دیکھا۔

کہ قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔

آپ نے دیکھا۔

اگر ہم اپنی اصلاح قرآن پاک سے کریں گے۔تو گمراہی سے نکل آئیں گے۔رسول ﷺ قیامت تک آنے والے مومنوں کو اس قرآن پاک کے زریعے حکمت بھری تعلیم سکھاتے رہیں گے۔اور ان کو پاک کریں گے۔یعنی ان کی اصلاح کریں گے اور گمراہی سے نکالتے رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ آل عمران آیات 162 تا 164 پارہ 4

تو کیا جس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کی۔اُس جیسا ہو سکتا ہے۔جس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہو۔اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔اور وہ بہت ہی برا ٹھکانہ ہے۔اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان کے درجے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ ان کے اعمال کو دیکھتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے ۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگ دکھا رہے ہیں۔ ایک قسم اُن لوگوں کی ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت کرنے والے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پاک ہوتے ہیں۔اور دوسری قسم اُن لوگوں کی ہے۔جو قرآن پاک کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔ان پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے۔۔کہ جب اُنہیں میں سے ایک رسول ﷺ بھیجا۔جو اُنہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور ان کو پاک کرتا ہے۔اور اُنہیں کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً واضح گمراہی میں تھے۔جب مومن قرآن پاک سے پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔تو گمراہی سے نکل آتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

قرآن پاک سے پہلے لوگ گمراہ تھے۔قرآن پاک کی تعلیم سیکھنے کی وجہ سے گمراہی سے نکلے۔کیا ہم لوگ گمراہی سے نکلنے کے لیے قرآن کھولتے ہیں۔یا اندھوں کیطرح پڑھ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔قرآن پاک کا صفاتی نام حکمت ہے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلے۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کی اطاعت

کرنے والے ہونگے۔اگر ہم قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلے۔تو ہم وہی لوگ ہوں گے۔جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔

کیونکہ یہ ہم وہی لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ سے روزانہ سورہ فاتحہ کے زریعے دعا مانگتے ہیں۔کہ ہمیں ان لوگوں کے راستے کی ہدایت دے جن پر تو نے اپنا انعام کیا اور جن پر تیرا غضب نہیں ہوا تھا۔اور جو گمراہ نہیں تھے۔

تو اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک پیش کر دیا اور فرمایا

سورہ البقرہ آیت 2 پارہ 1

یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔اس میں کوئی شک نہیں۔اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سنا کہ قرآن پاک میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

خواتین وحضرات۔

پھر جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن پاک سے راستے دکھائے اور کہا یہ پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔تو ہم نے اللہ تعالیٰ کی رضا کو جانا ہی نہ۔اور چودہ سو سال گزرنے کے باوجود اسے ابھی تک اندھوں کی طرح پڑھ رہے ہیں۔اور گمراہ ہیں اسی لیے ہم پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوگا۔کیونکہ ہم فرقے بنا کر گمراہی کے راستوں پر چل رہے ہیں۔اور قرآن پاک کی ہدایت سے پاک نہیں ہوئے۔یعنی پرہیزگار نہیں بنے۔

پاک کا مطلب بھی پرہیزگار ہے۔ پرہیزگار کسے کہتے ہیں اسکے لیے میری کتاب دیکھیں۔پرہیزگار کسے کہتے ہیں۔

سورہ طٰہٰ آیت 75 پارہ 16

اور جو اس کے پاس مومن بن کر آئے گا۔اور اُس نے صالح اعمال کیے ہوں گے۔تو بس یہی لوگ ہیں۔جن کے درجے بہت بلند ہیں۔ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے۔اور یہ اُس کا بدلہ ہے۔جو پاک ہوا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ جنتیں اُسے ملیں گی یعنی باغ اُسے ملیں گے۔جو مومن ہوگا۔ جس نے صالح اعمال کیے ہوں گے اور جو پاک ہوا ہوگا۔ایسے لوگوں کے درجے بہت بلند ہیں۔

خواتین وحضرات!

مومن کا مطلب ہے۔قرآن پاک کو سچ ماننا اور اس کی اطاعت کرنا۔قرآن پاک کی روشنی کے مطابق اعمال صالح اعمال ہیں۔اور جس نے رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے خود کو پاک کیا ہوگا۔یعنی اپنی اصلاح کی ہوگی۔تو یہی لوگ ہیں۔جن کے درجے بہت بلند ہیں۔اللہ تعالیٰ کے سب تحائف ایسے ہی لوگوں کے لیے ہیں۔

سورہ شمس آیات 7 تا 10 پارہ 30

قسم ہے انسان کی اور قسم ہے اُس کی جس نے اس کو درست بنایا۔پھر اس کو نافرمانی اور پرہیزگاری الہام کر دی یعنی بتا دی ۔ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔جس نے خود کو ناپاک رکھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پرہیزگاری بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی۔اور نافرمانی بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی ہے۔بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔جس نے خود کو ناپاک کیا۔یعنی جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلا تو وہ پاک ہو جائے گا۔ اور کامیاب ہوگا یعنی جنت میں جائیگا اور جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلا۔اور ناپاک ہی رہا۔تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ یعنی پاک کا مطلب پرہیزگاری ہے ۔اسی لیے تو اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ کے اغاز میں فرماتے ہیں یہ ایک کتاب ہے،اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے ۔اور ناپاک کا مطلب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں رسولوں کے زریعے پرہیزگاری بتائی ۔پھر وہی انسان کامیاب ہوا۔جس نے اس وحی کے زریعے خود کو پاک کیا۔اور جس نے وحی کے زریعے خود کو پاک نہ کیا تو وہی اللہ تعالیٰ کے غضب کا نشانہ بنے۔

ان آیات میں زرا آپ پرہیزگاروں کا انجام دیکھیں۔صرف ایک مثال دکھا رہی ہوں

سورہ مرسلات آیات 41 تا50 پارہ29

بیشک پرہیزگار اُس دن سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔اور میووں میں۔جو وہ چاہیں گے۔کھاؤ اور پیو مزے سے۔ان عمال کے بدلے میں جو تم کیا کرتے تھے ۔بے شک ہم احسان کرنے والوں کو ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں۔اس دن جھٹلانے والواں کے لیے تباہی ہے۔کھاؤ اور تھوڑا افائدہ اُٹھالو۔بیشک تم مجرم ہو۔تباہی ہے اُس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔اور جب ان سے کہا جاتا تھا۔کہ جھک جاؤ تو وہ جھکتے نہیں تھے۔اس دن جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے۔پھر اس قرآن کے بعد وہ کس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پرہیزگاروں کا انجام دکھایا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں بے شک پرہیزگار سایوں اور چشموں میں ہوں گے۔اور میووں میں۔اور جو وہ چاہیں گے۔کھاؤ اور پیو مزے سے۔ان کاموں کے بدلے میں جو تم کرتے تھے،بے شک ہم احسان کرنے والوں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں ۔تباہی ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے۔اب اس قرآن کے بعد اور کونسا کلام ہو سکتا ہے۔جس پر ایمان لائیں گے۔

خواتین وحضرات!

جس طرح اللہ تعالیٰ نے ہمیں فرقے بنانے سے منع کیا تھا۔ہم نے قرآن پاک کو جھٹلا کر فرقے بنائے ہیں۔تو ایسے ہی قرآن پاک کو جھٹلانے والوں کے لیے تباہی ہے ۔جبکہ قرآن پاک سے پاک ہونے والے یعنی پرہیزگاروں کے لیے جنتیں ہیں۔

سورہ المائدہ آیات 99 تا100 پارہ7

رسول ﷺ کے زمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا جاتے ہو۔آپ ﷺ کہہ دو۔کہ پاک اور ناپاک برابر نہیں ۔اور اگر چہ ناپاک کی کثرت تمھیں تعجب میں ڈالے۔بس اے عقل والو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ۔ان آیات میں پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔پہلے اللہ تعالیٰ خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔کہ رسول ﷺ کے زمہ تو صرف پہنچا دینا ہے۔یعنی رسول ﷺ کی زمہ داری صرف قرآن پاک پہنچا دینا ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا جاتے ہو۔یعنی قرآن پاک میں سے جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا جاتے ہو۔پھر اگلی آیت میں رسول ﷺ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ قیامت تک آنے والے لوگوں سے فرمارہے ہیں۔کہ پاک اور ناپاک برابر نہیں ۔یعنی قرآن پاک کے زریعے پرہیزگار بننے والے اور ناپاک یعنی گمراہ برابر نہیں ہیں۔اگر چہ ناپاک کی کثرت تمھیں تعجب میں ڈالے۔بس اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو۔تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

خواتین وحضرات!

اگر ایک پاک انسان ہو۔یعنی رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک کے زریعے پرہیزگار بنا ہو اور ناپاک چاہے جتنے بھی ہوں وہ برابر نہیں ہیں۔کیونکہ پاک تو کامیاب ہونے والا ہے اور ناپاک ناکام ہونے والا ہے۔اس کے لیے میں مثال دینا چاہوں گی۔کہ اگر ایک بکری ہو اور ایک ہزار خنزیر ہوں۔تو کیا آپ لوگ حلال اور حرام میں فرق نہیں کر سکتے۔اسی طرح پاک اور ناپاک برابر نہیں ہو سکتے۔

سورہ نور آیت 26 پارہ18

ناپاک عورتیں ناپاک مردوں کے لیے ہیں اور ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہیں۔پاک عورتیں پاک مردوں کے لیے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لیے

ہیں۔ یہ لوگ اُن سے بری ہیں جو وہ کہتے ہیں۔ ان کے لیے بخشش ہے اور عزت کی روزی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ پاک لوگوں کو دنیا کے سارے لوگوں سے الگ مقام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ پاک لوگ یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے ان باتوں سے بری ہیں۔ جو دنیا کے باقی لوگ باتیں کرتے ہیں۔ کیونکہ پاک لوگ چونکہ قرآن پاک کے تربیت یافتہ ہوتے ہیں۔ وہ اُن کی طرح غلط باتیں نہیں کرتے۔ ایسے لوگوں کے گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور ان کے لیے عزت والی روزی ہے۔ یہ لوگ چونکہ قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے ہوتے ہیں۔ لہذا یہ دوسرے لوگوں کے معاملات سے بری ہیں۔ جو وہ کہتے ہیں۔ یا کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

اس آیت کی تشریح قرآن پاک سے آسان الفاظ میں دکھانا چاہوں گی۔ **جس میں ایک جیسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ سورہ یاسین۔ آیات 10 تا 11۔ پارہ نمبر 22** ان کے لیے برابر ہے کہ آپ انہیں خبردار کریں یا نہ کریں۔ آپ ﷺ تو صرف اسے خبردار کر سکتے ہیں جو نصیحت یعنی قرآن پاک کی اطاعت کرے اور بغیر دیکھے اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔ ایسے انسان کو بخشش اور بہترین اجر کی خوشخبری دے دیجیے۔

- سورہ فاطر۔ آیت 18 پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو انسان بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے

خواتین وحضرات۔

آئیں ان آیات کو ذرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

- سورہ فاطر۔ آیات 18 تا 26۔ پارہ 22

کوئی بوجھ اٹھانے والا دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا اور اگر کوئی لدا ہوا انسان اپنا بوجھ اٹھانے کیلئے پکارے گا اس کے بوجھ کا ایک چھوٹا سا حصہ بھی ہٹانے کیلئے کوئی نہ آئے گا چاہے وہ قریب ترین رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔ آپ ﷺ تو صرف انہی لوگوں کو خبردار کر سکتے ہیں۔ جو بغیر دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو شخص بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لیے پاک ہوتا ہے اور سب کو اللہ تعالیٰ کی طرف واپس جانا ہے اندھا اور آنکھوں والا برابر نہیں ہو سکتے نہ تاریکیاں اور روشنی برابر ہے نہ چھاؤں اور دھوپ ایک جیسی ہے اور نہ زندہ اور مردے برابر ہیں اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے مگر آپ ﷺ اِن لوگون کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں پڑے ہیں آپ ﷺ تو بس ایک خبردار کرنے والے ہیں۔ ہم نے آپ کو سچ کے ساتھ بھیجا ہے بشارت دینے والا اور ڈرانے ولا بنا کر اور کوئی امت ایسی نہیں گزری۔ جس میں کوئی خبردار کرنے والا نہ آیا ہو اب اگر یہ لوگ آپ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں تو ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں ان کے پاس ان کے رسول روشن دلائل، صحیفے اور روشن ہدایت دینے والی کتاب لے کر آئے تھے پھر ان لوگوں نے نہ مانا تو میں ان کو پکڑ لیا اور دیکھ لو کہ میری سزا کسی سخت ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ بہرہ اور قبر کے اندھیرے میں پڑا ہوا اندھا اور مردہ اسے کہہ رہے ہیں جو قرآن پاک کی بات کو نہیں سنتے نبی ﷺ تو بس خبردار کرنے والے ہیں جو اپنے رب کو دیکھے بغیر اس سے ڈرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں جو بھی پاک ہوتا ہے تو اپنے لئے ہی پاک ہوتا ہے۔ اور جو لوگ رسول کی

لائی ہوئی آیات کے زریعے پاک نہیں ہوتے۔تو اللہ تعالیٰ بھی ان کو ایسے ہی پکڑلیں گے۔جیسے پہلی امتوں کو پکڑا تھا کیونکہ یہ لوگ بہرے اور مردہ ہیں۔اور قرآن یعنی رسول ﷺ کی آواز ان پر بے اثر ہے۔

سورہ واقعہ آیات 77 تا 82 پارہ 27

کہ بیشک یہ قران پاک بڑی شان والا ہے ہے۔جو ایک محفوظ کتاب میں درج ہے۔جسے پاک لوگوں کے سوا کوئی نہیں چھو سکتا۔یہ پروردِگار عالم کی طرف سے نازل ہوا ہے۔پھر کیا اس کلام سے تم بے پروائی برتتے ہو اور اس میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے رہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔صرف قرآن پاک کو وہی لوگ چھوتے ہیں۔جو پاک ہوتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرنا چاہتے ہیں۔پھر کیا اس کلام سے تم بے پروائی برتتے ہو اور اس میں اپنا حصہ تم نے یہ رکھا ہے کہ اسے جھٹلاتے رہو۔

سورہ البقرہ آیات 127 تا 129 پارہ 2

اور جب ابراہیم گھر کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔اے ہمارے رب ہمیں قبول کر۔بیشک تو سننے والا علم والا ہے۔اے ہمارے رب ہم کو اپنا فرمابردار بنا۔اور ہماری اُولادمیں سے ایک اُمت بنا۔جو تیری فرمابردار ہو۔اور ہم کو طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول کر۔بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔اے ہمارے رب اُنہیں میں سے ایک رسول بھیج دے جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنائے۔اور کتاب اور حکمت اُنہیں سکھائے۔اور انہیں پاک کرے۔بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ ان آیات میں ابراہیمؑ اللہ تعالیٰ سے رسول ﷺ کے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔اور ہمارے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔اور اپنے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔کس چیز کی دعا مانگ رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فرمابردار ہونے کی دعا مانگ رہے ہیں ابراہیمؑ فرماتے ہیں۔۔اے ہمارے رب ہمیں قبول کر۔بیشک تو سننے والا علم والا ہے۔
اے ہمارے رب ہم کو اپنا فرمابردار بنا۔اور ہماری اُولادمیں سے ایک اُمت بنا۔جو تیری فرمابردار ہو۔اور ہم کو طریقے بتا۔اور ہماری توبہ قبول کر۔بیشک تو ہی توبہ قبول کرنے والا نہایت رحم کرنے والا ہے۔اے ہمارے رب اُنہیں میں سے ایک رسول بھیج دے جو ان کو تیری آیات پڑھ کر سنائے۔اور کتاب اور حکمت اُنہیں سکھائے۔اور انہیں پاک کرے یعنی پرہیزگار بنائے۔بیشک تو غالب حکمت والا ہے۔
آپ نے دیکھا۔کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے طریقے ہیں۔رسول ﷺ نے ہمیں قرآن پاک پڑھ کر سنایا اور قرآن پاک کی حکمت بھری تعلیم سکھائی۔اور اس طرح ہمیں پاک کیا یعنی ہماری اصلاح کی۔
اللہ تعالیٰ غالب حکمت والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی کتاب حکمت والی ہے۔اور رسول حکمت والی آیات کے ذریعے لوگوں کو پاک کرتا ہے۔یعنی اصلاح کرتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

کیا ہم لوگ آیات کے ذریعے خود کو پاک کرتے ہیں۔یعنی اپنی اصلاح کرتے ہیں۔آیات سیکھتے ہیں۔یا آیات سیکھے بغیر زندگی گزار دیتے ہیں۔اپنی اصلاح کیے بغیر باپ دادا کے فرقوں پر زندگی گزار کر مرجاتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کے بجائے فرقوں کی فرمابرداری کرتے ہیں۔قرآن پاک کو چھوڑ رکھا ہے۔اس طرح مشرک ہی مرجاتے ہیں۔

خواتین وحضرات۔

یاد رہے کہ حکمت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے اور اللہ تعالیٰ کا بھی صفاتی نام ہے۔اس کے لیے میری کتاب دیکھیں حکمت کسے کہتے ہیں۔

سورہ البقرہ آیت 151 پارہ 2

جس طرح ہم نے تمھیں میں سے ایک رسول بھیجا۔جو تمھیں ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے۔اور تمھیں پاک کرتا ہے،اور تمھیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے۔اور تمہیں وہ سکھاتا ہے۔جو تم نہیں جانتے تھے۔

خوتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو حکمت کہہ رہے ہیں۔ کہ رسول ﷺ نے قرآن پاک کی تعلیم دی۔ قرآن پاک سکھایا۔ اور قرآن پاک کے ذریعے وہ سکھایا جو ہم نہیں جانتے تھے۔ کیا ہم لوگ قرآن سیکھتے ہیں۔ کیا رسول ﷺ کا لایا ہوا کلام سمجھتے ہیں۔ یا صرف اطیع الرسول کے نعرے لگاتے ہیں۔ اور قرآن سے بے خبر ہیں۔ قرآن پاک سیکھا ہی نہیں۔ خود کو پاک ہی نہیں کیا اور گمراہ ہیں۔

سورہ جمعہ آیات 1 تا 6 پارہ 28

آسمانوں اور زمین میں موجود تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہے۔ وہ بادشاہ ہے۔ مقدس ہے۔ غالب حکمت والا ہے۔ وہی ہے جس نے ان پڑھ لوگوں میں اُنہی میں سے ایک رسول بھیجا۔ جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے۔ اور ان کو پاک کرتا ہے۔ اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اگرچہ لوگ اس سے پہلے واضح گمراہی میں تھے۔ اور دوسروں میں سے جو ابھی ان سے آ نہیں ملے۔ اور وہی غالب حکمت والا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے ان کی مثال جن کو تورات اُٹھوائی گئی تھی۔ پھر انہوں نے اسے نہ اٹھایا۔ ان کی مثال اس گدھے کی طرح ہے جو کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ بہت بُری مثال ان لوگوں کی ہے۔ جنہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلا دیا اور اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ خود کو کیا کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود کو غالب حکمت والا کہہ رہے ہیں۔ جس نے ان پڑھ لوگوں میں سے سول ﷺ کو بھیجا۔ جو لوگوں کو آیات کے ذریعے پاک کرتا ہے اسطرح کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اُس سے پہلے وہ کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات۔

لوگ قرآن پاک کی تعلیم سے پہلے واضح گمراہ تھے۔ کیا ہمارے پاس قرآن پاک کا حکمت بھرا علم ہے۔ اگر نہیں ہے۔ تو ہم بھی گمراہ ہیں۔ قرآن پاک کا ایک صفاتی نام حکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرح حکمت کسی کے پاس نہیں ہے۔ وہ غالب حکمت والا ہے۔

پھر ہماری بات کرتے ہیں۔ اور قیامت تک آنے والے لوگوں کی بات کرتے ہیں۔ قرآن پاک کی تعلیم اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے۔ یہ علم دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ موسیٰؑ کی قوم کی بات کر رہے ہیں۔ تورات والی قوم ایسی تھی۔ جیسے گدھے پر کتابیں رکھی ہوں۔ کتابیں رکھنے سے گدھے کے پاس علم تو نہیں آسکتا۔ وہ گدھوں کی طرح ہی رہے۔ تورات کو اُٹھائے پھرتے رہے۔۔ اُن سے بھی بری مثال ہماری قوم کی ہے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے ظالم کہا ہے ظالم کا مطلب ہے نافرمان یعنی فرقے بنانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رکھا ہے۔ یعنی فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلا رکھا ہے۔ ہماری مثال اُس گدھے سے بھی بری ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ ہم لوگوں نے قرآن پاک کا علم حاصل نہیں کیا۔ رسول ﷺ کے لائے قرآن کو قبول نہیں کیا۔ خود کو پاک نہ کیا۔

اور نام نہاد مفسروں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ اور گدھے سے بدتر ہیں۔ یعنی اُس قوم سے بھی بدتر قوم ہیں۔ جو موسیٰؑ کی تھی۔

سورہ اعلیٰ۔ آیات 9 تا 15۔ پارہ 30

پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو ڈرتا ہے وہ تو نصیحت قبول کرے گا اور اس سے وہی دور رہے گا۔ جو بڑا بدنصیب ہے۔ جو بہت بڑی آگ میں داخل کیا جائے گا پھر وہاں نہ جئے گا نہ مرے گا۔ بیشک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور اپنے رب کا نام یاد کیا اور نماز پڑھتا رہا۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔ پس آپ ﷺ نصیحت کیجئے اگر نصیحت نفع دے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے وہ تو قرآن کو قبول کرلے گا اور جو بڑا بدنصیب ہے وہ اس سے دور رہے گا اور آگ میں رہے گا بلاشبہ وہی کامیاب ہوا جو پاک ہوا یعنی جس نے نصیحت قبول کی قرآن پاک کو قبول کیا اور اپنی اصلاح کی وہی کامیاب ہوگا۔

خواتین وحضرات!

نصیحت قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔ ہم نے اپنی اصلاح قرآن پاک سے کرنی ہے قرآن پاک سے اصلاح کر کے خود کو پاک کرنا ہے جیسے اللہ تعالیٰ سورہ آل عمران کی

آیت 164 پارہ 4 میں فرماتے ہیں کہ: ''یقیناً اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ جب انہیں میں سے رسول بھیجا جو انہیں اللہ تعالیٰ کی آیات پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب وحکمت کی تعلیم دیتا ہے اگر چہ اس سے پہلے وہ یقیناً کھلی گمراہی میں تھے۔

خواتین وحضرات!

اگر ہم نے خود کو قرآن پاک کے ذریعے پاک نہ کیا تو ہم بھی گمراہ ہی ہیں۔

سورہ شمس آیات 7 تا 10 پارہ 30

قسم ہے انسان کی اور قسم ہے اُس کی جس نے اس کو درست بنایا۔ پھر اس کو نافرمانی اور پرہیزگاری الہام کردی یعنی بتادی۔ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جس نے خود کو ناپاک رکھا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پرہیزگاری بھی قرآن پاک کے زریعے بتادی۔ اور نافرمانی بھی قرآن پاک کے زریعے بتا دی ہے؛ بے شک وہ کامیاب ہوا جس نے خود کو پاک کیا اور وہی محروم رہا۔ جس نے خود کو ناپاک کیا۔ یعنی جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نکلا تو وہ پاک ہوجائے گا۔ اور کامیاب ہوگا یعنی جنت میں جائیگا اور جو قرآن پاک کے زریعے گمراہی سے نہ نکلا۔ اور ناپاک ہی رہا۔ تو وہ جنت سے محروم رہے گا۔ یعنی پاک کا مطلب پرہیزگاری ہے۔ اسی لیے تو اللہ تعالیٰ سورہ البقرہ کے اغاز میں فرماتے ہیں یہ ایک کتاب ہے، اس میں پرہیزگاروں کے لیے ہدایت ہے۔

سورہ عبس آیات 1 تا 17 پارہ 30

آپ ﷺ ناراض ہوئے اور منہ پھیرلیا۔ کہ اس کے پاس ایک اندھا آیا۔ اور آپ کو کیا خبر۔ کہ شاید وہ پاک ہوجاتا۔ یا وہ نصیحت حاصل کرتا۔ تو اس کو نصیحت فائدہ دیتی۔ لیکن وہ جو لاپرواہی کرتا ہے۔ تو آپ اس کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ اور آپ کی زمہ داری نہیں کہ وہ پاک نہیں ہوتا۔ لیکن وہ جو آپ کے پاس دوڑا ہوا آتا ہے۔ اور وہ ڈرتا ہے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے غفلت کی۔ ہرگز نہیں۔ بیشک یہ تو ایک نصیحت ہے۔ اب جو کوئی چاہے۔ نصیحت حاصل کرے۔ وہ عزت والے صحیفوں میں ہے۔ جو بلند مرتبہ اور پاک ہیں۔ لکھنے والے کے ہاتھوں میں جو بڑے محترم اور نیک ہیں۔ قتل ہوجائے وہ انسان جو کافر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایک شخص جو اندھا تھا۔ رسول ﷺ سے پاک ہونے یعنی اپنی اصلاح کرنے کی غرض سے آتا ہے۔ نصیحت حاصل کرنے کی غرض سے آتا ہے۔ دوڑا ہوا آتا ہے۔ رسول ﷺ اسے توجہ نہیں دیتے بلکہ کسی دوسرے انسان کو توجہ دیتے ہیں۔ جو لاپرواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ اس کے زمہ دار نہیں ہیں جو قرآن پاک سے اصلاح نہیں کرتا اور نصیحت حاصل نہیں کرتا۔ یہ قرآن پاک تو تمام جہان والوں کے لیے ایک نصیحت ہے۔ جو بھی اس سے نصیحت حاصل کرنا چاہے۔ ہمیں ان آیات سے پتہ چلا کہ قرآن پاک سے صرف وہی نصیحت حاصل کرسکتا ہے۔ جو پاک ہونا چاہے اور نصیحت حاصل کرنا چاہے۔ اور اگر کوئی لاپرواہ ہے۔ تو کسی پر اس کی زمہ داری نہیں ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 77 تا 80 پارہ 3

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔ اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔ اور نہ ان کو پاک کرے گا۔ اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ اور بے شک ان میں سے ایک گروہ ایسا ہے جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھا دیتے ہیں کہ تم سمجھو گے کہ یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے نہیں ہوتا اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا اور وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے یہ مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور حکمت اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ کہے گا کہ تم اللہ والے بن جاؤ اس لیے کہ تم اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہو اور تم اس کو خود بھی پڑھتے ہو اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں نافرمانی کا حکم دے گا فرمابرداری کے بعد یعنی کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں۔ بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور اپنی قسموں کے بدلے میں تھوڑا سا معاوضہ لیتے ہیں۔ ان لوگوں کا آخرت میں

کوئی حصہ نہیں اور نہ اللہ تعالیٰ ان سے کلام کریگا۔اور نہ ان کی طرف دیکھے گا۔اور نہ ان کو پاک کرے گا۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔یہ فرقہ پرست لوگ ہیں جن کی اللہ تعالیٰ وضاحت کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرقوں میں سے ایک فرقہ کے لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کر رہے ہیں جو اپنے بیان اور زبان سے کتاب کو اس طرح الجھاتے ہیں کہ لوگ سمجھنے لگتے ہیں کہ شاید یہ مضمون اللہ تعالیٰ کی کتاب میں سے ہے۔اور وہ لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے حالانکہ وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب سے نہیں ہوتا وہ اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بناتے ہیں۔حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ کسی انسان کے لیے مناسب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کتاب اور دانائی اور نبوت عطا کرے پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر میرے غلام بن جاؤ بلکہ وہ یہ کہے گا کہ تم اللہ کے غلام بن جاؤ۔اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبرؑ اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیتے ہیں اور وہ اس کو خود بھی پڑھتے ہیں اور وہ یہ نہ کہے گا کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلم ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا

خواتین وحضرات!

بہت سے فرقہ پرست لوگوں کو قرآن پاک کی دعوت دیں تو وہ بہت تکبرانہ انداز میں کہتے ہیں کہ تمام فرقے رسولؐ کی اطاعت کر رہے ہیں اور رسول کی اطاعت خدا کی اطاعت ہے کاش لوگوں نے قرآن سے اس کو سمجھا ہوتا تو وہ سمجھ جاتے کہ اس کا مطلب قرآن پاک کی اطاعت ہے۔اور رسول کبھی اپنی غلامی کا حکم نہیں دیتے۔کیونکہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں۔اور اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔وہ یہ کبھی نہیں کہیں گے۔کہ تم فرشتوں اور انبیاء کو اپنا رب بنالو کیا وہ تمہیں مسلم
ہونے کے بعد کفر کا حکم دے گا یعنی اللہ تعالیٰ کا فرمابردار بنانے کے بعد نافرمان بننے کا حکم دے گا۔

سورہ انفال آیت 36 تا 40 پارہ 9

بے شک جو لوگ کافر ہیں۔اور وہ اپنا مال اس لیے خرچ کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔وہ عنقریب خرچ کریں گے۔پھر انہیں حسرت ہوگی۔پھر وہ مغلوب کر دیے جائیں گے۔اور جو لوگ کافر ہیں۔وہ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔تاکہ اللہ تعالیٰ ناپاک کو پاک سے الگ کر دے۔پھر ناپاک کو ایک دوسرے پر رکھ کر ان سب کو ایک ڈھیر بنادیگا۔اس ڈھیر کو جہنم میں ڈال دیگا۔یہی لوگ نقصان اُٹھانے والے ہیں۔

کہہ دو جو کافر ہیں کہ اگر وہ باز آ جائیں۔تو ان کے پچھلے گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔اور اگر پھر وہ ایسا ہی کریں۔جو پہلے لوگوں کے حالات گزر چکے ہیں۔تم ان سے لڑتے رہو۔یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے۔اور دین صرف اللہ تعالیٰ کیلیے باقی رہے۔اگر وہ باز آ جائیں تو بیشک االلہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔اور اگر وہ منہ موڑ لیں تو جان لو۔کہ اللہ تعالیٰ تمھارا حمایتی ہے۔وہ کیا خوب حمایتی ہے۔اور اچھا مددگار ہے۔

خواتین وحضرات

ان آیات میں کافروں یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کی گئی ہے۔کافر یعنی فرقہ پرست اپنا مال اسلیے خرچ کرتے ہیں۔تاکہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک سے روکیں۔

تمام فرقہ پرستوں نے ایسی ایسی تعلیمات اپنے اپنے نام نہاد مفسروں کے نام سے ایجاد کر رکھی ہیں۔جن کا نام منطق ہے۔فقہ ہے۔ساری توجہ ان کو دی جاتی ہے۔اور طرح طرح سے لوگوں کو قرآن پاک سے دور رکھا جاتا ہے۔اور گمراہ کیا جاتا ہے۔ اور قرآن پاک کی اصل عبارت جسے اللہ تعالیٰ اپنی وصیت کہتے ہیں اپنا کلام کہتے ہیں اس کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی۔فرقہ پرستی کا یہ حال ہے کہ جو ان کا نام نہاد مفسر قرآن پاک کا غلط مطلب بتادے۔وہی ان کا ایمان بن جاتا ہے۔مثلاً اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرقہ بنانے سے منع کیا ہے۔اور قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا ہے۔نام نہاد مفسر چالاکیوں سے کام لے کر لوگوں کو بیوقوف بنا کر فرقے پر لگا دیتے ہیں۔یہ کام نام نہاد مفسر ہی کرتے ہیں۔کہ فرقے کی بنیاد رکھتے ہیں۔اور باقی لوگ ان کی اطاعت کرتے ہیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر کے وہ کافر بن جاتے ہیں۔جس طرح شیطان نافرمانی کر کے کافر بنا تھا۔

اگر کوئی کہہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کہا ہے کہ رسول ﷺ کے پاس غیب کا علم نہیں ہے۔تو سب قرآن پاک کے خلاف اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور اس بات کو وہ گستاخی کا روپ دے کر بات کرتے ہیں۔اور جاہل لوگوں کو اپنے ساتھ ملا لیتے ہیں۔کوئی کہہ دے کہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے معجزوں کے بارے میں کہا ہے۔کہ رسول ﷺ کو معجزے نہیں دیے۔تو یہ فرقہ پرست یعنی کافر مرتد قرآن پاک کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔اور لوگوں کو بیوقوف بناتے ہیں۔اسی لیے تو انہیں قرآن پاک میں کافر کہا گیا ہے مرتد کہا گیا ہے۔اور قرآن پاک کے مقابلے میں کھڑے ہو کر معجزے ثابت کرتے ہیں۔اس طرح یہ فرقے قرآن پاک کے خلاف کام کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی آیات کو جھٹلانے کا کام کرتے ہیں۔یعنی رسول ﷺ کے لائے ہوئے پیغام کے خلاف کام کرتے ہیں۔یعنی رسول ﷺ کے مخالف کام کرتے ہیں۔

آج کل ہر طرف فرقوں کا فساد گرم ہے۔اور لوگ قرآن پاک کے نافرمان بنے ہوئے ہیں ۔یہ آیات ان لوگوں کے لیے ہیں۔ان آیات کا مطلب ہے کہ سارے فرقے ختم ہو جائیں۔اور دین صرالله تعالیٰ کے لیے باقی رہ جائے۔یعنی قرآن پاک کا راج ہو۔

جو لوگ الله تعالیٰ کی آیات کو جھٹلاتے ہیں ان کا یہ حال ہونے والا ہے۔زرا اِن آیات میں دیکھیں۔کیونکہ وہ الله تعالیٰ کی سچی آیات کو چھپاتے ہیں۔

سورہ البقرہ۔آیات174 تا 176۔پارہ2

جو لوگ اُن باتوں کو چھپاتے ہیں جو الله تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل کی ہیں اور اس کام کے بدلے میں تھوڑا سا دنیاوی فائدہ اٹھالیتے ہیں یہ لوگ دراصل اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں قیامت کے دن الله تعالیٰ نہ تو ان سے کلام کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور انہیں دکھ دینے والا عذاب ہوگا یہی لوگ ہیں جنھوں نے مغفرت کے بدلے عذاب اور ہدایت کے بدلے گمراہی خرید لی یہ لوگ دوزخ کی آگ پر کتنا صبر کرنے والے ہیں یہ سب کچھ اس لیے ہوا کہ الله تعالیٰ نے کتاب سچ نازل کی تھی مگر جن لوگوں نے کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں دور جا پہنچے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ الله تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک میں جو باتیں نازل کی ہیں جو لوگ اس کو اپنے دنیاوی مطلب کی خاطر چھپاتے ہیں۔الله تعالیٰ قیامت والے دن نہ تو ان سے بات کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا یعنی ان کے گناہ ان سے چمٹے رہیں گے۔ان کے گناہ دور نہیں کرے گا یہ لوگ اپنے پیٹ میں آگ بھر رہے ہیں اس کی وجہ الله تعالیٰ نے یہ بتائی کہ ان لوگوں نے قرآن پاک سے ہدایت لینے کے بجائے گمراہی خرید لی اور اس قرآن کے بدلے میں ان کی بخشش ہو جانی تھی مگر انہوں نے عذاب خرید لیا ان لوگوں نے جہنم کی آگ پر صبر کیا ہے یہ سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ الله تعالیٰ نے تو کتاب کو سچ نازل کیا تھا مگر جن لوگوں نے قرآن میں اختلاف کرتے ہیں۔وہ ضد میں بہت دور چلے گئے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ الله تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے قرآن پاک کو سچ نازل کیا تھا۔مگر جن لوگوں نے اس کتاب میں اختلاف کیا وہ ضد میں بڑی دور نکل گئے ہیں۔جو لوگ قرآن پاک کے سچ میں اختلاف کر کے فرقے بنا کر خوش ہیں۔وہ الله تعالیٰ کے ساتھ ضد میں کھڑے ہیں۔اِن آیات میں وہ اپنا حشر دیکھ لیں۔کیونکہ وہ جہنم کی آگ پر بہت صبر کرنے والے ہیں۔

سورہ انعام آیات 123 تا127 پارہ 8

کیا وہ انسان جو مردہ تھا۔ہم نے اسے زندہ کر دیا۔ااور اُس کے لیے روشنی بنائی۔کہ اس کی مدد سے لوگوں میں چلتا ہے کیا وہ اس جیسا ہے جو اندھیروں میں ہے کہ وہ اندھیروں سے نکل نہیں سکتا۔اسی طرح کافروں کو ان کے کام خوب صورت معلوم ہوتے ہیں۔اور اس طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم بنا دیئے۔تاکہ وہ اُس میں مکر کریں۔اور وہ مکر نہیں کرتے مگر صرف اپنے خلاف۔لیکن وہ نہیں سمجھتے۔اور جب ان کے پاس معجزہ آتا تو وہ کہتے کہ ہم ایمان نہیں لائیں گے جب تک کہ وہ چیز ہمیں بھی نہ دی جائے جو الله تعالیٰ کے رسولوں کو دی گئی۔الله تعالیٰ علم رکھتا ہے۔کہ جہان وہ اپنا پیغام رکھتا ہے۔یعنی کس کو اپنا رسول بنائے۔جلد ہی مجرموں کو الله تعالیٰ کے ہاں زلت اور سخت عذاب پہنچے گا۔اس کے سبب جو وہ مکاریاں کرتے تھے۔

پھر الله تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔اس کا سینہ اسلام کے لیے کھول دیتا ہے۔اور جس کو چاہتا ہے۔کہ گمراہ کر دے۔اس کے سینے کو بہت تنگ کر دیتا ہے۔گویا کہ وہ بہت مشکل سے بلندی پر چڑھ رہا ہو۔اس طرح الله تعالیٰ ان لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔

اور یہ قرآن ہی آپ کے رب کا سیدھا راستہ ہے۔بے شک ہم نے قبول کرنے والوں کیلئے آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ایسے لوگوں کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے۔اور ان کے اعمال کرنے کی وجہ سے وہ ان کا سرپرست ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں الله تعالیٰ دو قسم کے لوگوں کے بارے میں بات چیت کر رہے ہیں۔الله تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ دنیا میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں،ایک قسم مردہ کی ہے ۔اور دوسری قسم زندہ کی ہے۔کیا وہ انسان جو مردہ ہے۔وہ اس جیسا ہے جیسے ہم نے اسے زندہ کر دیا۔اور اُس کے لیے روشنی بنائی۔کہ اس کی مدد سے لوگوں میں چلتا ہے کیا وہ اس جیسا ہے جو اندھیروں میں ہے کہ وہ اندھیروں سے نکل نہیں سکتا۔اسی طرح کافروں کو ان کے کام خوب صورت معلوم ہوتے ہیں۔

خواتین وحضرات!

روشنی قرآن پاک کا صفاتی نام ہے۔جو قرآن پاک کی روشنی کے بغیر ہے وہ مردہ ہے۔اور اندھیروں میں ہے۔اور جس کے پاس قرآن پاک کی روشنی ہے۔وہ زندہ ہے۔اور قرآن کی روشنی میں لوگوں کے ساتھ رہتا ہے۔کیا وہ دونوں برابر ہیں۔جو قرآن پاک کی روشنی کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے۔وہ زندہ ہے۔اور کافر یعنی فرقہ پرستوں کو ان کے اعمال خوب صورت لگتے ہیں۔ اور وہ مردہ ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور اس طرح ہم نے ہر بستی میں بڑے بڑے مجرم بنا دیئے۔تا کہ وہ اُس میں مکر کریں۔اور وہ مکر نہیں کرتے مگر صرف اپنے خلاف۔لیکن وہ نہیں سمجھتے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہر دور میں مکر کرنے والے ہوتے ہیں۔یہ سمجھتے ہیں۔کہ وہ یہ مکر دوسروں کے خلاف کر رہے ہیں حالانکہ وہ یہ مکر اپنے خلاف کرتے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ معجزوں کے بارے میں تفصیل سے بات چیت کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ لوگوں نے ہر دور میں رسولوں کے ساتھ مکر کیا ہے۔جب ان کے پاس رسول معجزہ لے کر آتا۔تو یہ کہتے کہ ہم اُس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے۔جب تک ہمیں بھی وہ معجزہ نہ دیا جائے۔جو رسولوں کو دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہم بہتر جانتے ہیں۔کہ کہاں اپنا پیغام رکھنا ہے یعنی اپنا رسول کس کو بنانا ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔جلد ہی مجرموں کو اللہ تعالیٰ کے ہاں زلت اور سخت عذاب پہنچے گا۔اس کے سبب جو وہ مکاریاں کرتے تھے۔

پھر اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے۔اس کا سینہ اسلام یعنی اپنی فرمابرداری کے لیے کھول دیتا ہے۔اور جس کو چاہتا ہے۔کہ گمراہ کر دے۔اس کے سینے کو بہت تنگ کر دیتا ہے۔گویا کہ وہ بہت مشکل سے بلندی پر چڑھ رہا ہو۔اس طرح اللہ تعالیٰ ان لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔یعنی اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سچ نہیں مانتے اا اور اس کی اطاعت نہیں کرتے۔پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اور یہ قرآن ہی آپ کے رب کا سیدھا راستہ ہے۔بے شک ہم نے قبول کرنے والوں کیلئے آیات کو تفصیل کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ایسے لوگوں کے لیے ان کے پروردگار کے ہاں سلامتی کا گھر ہے۔اور ان کے اعمال کرنے کی وجہ سے وہ ان کا سرپرست یعنی ولی ہوگا۔

سورہ لیل آیت 1 تا 21 پارہ نمبر 30

رات کی قسم جب وہ چھا جائے اور دن کی جب وہ روشن ہو۔اور اس ذات کی جس نے نر اور مادہ پیدا کیے کہ تمہاری کوشش بیشک مختلف قسم کی ہے۔جس نے عطیہ دیا۔اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلائی کو سچ مانا کی۔تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے مشکل پہنچائیں گے۔ اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔مگر جو بڑا بدبخت ہوگا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ چکاتا۔بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے کیا۔اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ ایسے انسان کو دکھا رہے ہیں۔جو پاک ہونے کے لیے اپنا مال خرچ کرتا ہے۔اس کو اللہ تعالیٰ جلد راضی کر لیں گے۔جو اللہ تعالیٰ کی رضا میں اپنا مال صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے خرچ کرتا ہے۔حالانکہ اس نے لوگوں کا کچھ دینا نہیں ہے۔یعنی کوئی قرضہ نہیں ہے۔اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں۔کہ لوگوں کی کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے۔

ایک قسم میں وہ لوگ ہیں۔ان کی کوشش مختلف قسم کی ہوتی ہے۔ یعنی جس نے عطیہ دیا۔اور پرہیزگاری اختیار کی اور بھلائی کو سچ مانا کی۔تو ہم اسے آسان راہ پر چلنے کی سہولت دیں گے۔بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر ہم نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔ جو بڑا بدبخت ہوگا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ چکاتا۔بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے دیا۔اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

دوسری قسم کا انسان وہ ہے۔یعنی دوسری قسم کی کوشش کرنے والا وہ ہے۔جس نے بخل کیا اور بے پرواہ بنا رہا۔اور بھلائی کو جھٹلایا تو ہم اسے مشکل پہنچائیں گے۔ اور جب وہ گرے گا تو اس کا مال اس کے کسی کام نہ آئے گا۔

بیشک ہدایت دینا ہمارے ذمہ ہے۔اور آخرت اور دنیا کے ہم ہی مالک ہیں۔پھر میں نے تمہیں بھڑکتی آگ سے ڈرایا ہے۔اس میں وہی داخل ہوگا۔مگر جو بڑا بدبخت ہوگا۔جس نے جھٹلایا اور پھر گیا۔اور جو بڑا پرہیزگار ہوگا اسے اس سے دور رکھا جائے گا۔جس نے پاک ہونے کی خاطر اپنا مال دیا۔اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا۔جس کا وہ بدلہ

چکا تا۔ بلکہ اس نے صرف اپنے اعلیٰ رب کی رضامندی کے لیے کیا۔ اور جلد ہی وہ راضی ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں پہلی قسم کی کوشش کرنے والا پاک ہونے ولا بھلائی یعنی قرآن پاک کو سچ مانتا ہے۔ جبکہ دوسری قسم کا بدبخت قرآن پاک کو جھٹلاتا ہے اور اس سے پھر گیا ہے۔ یا اس سے منہ موڑ رکھا ہے۔ یہ جہنمی ہوگا۔

سورہ نساء۔ آیات 47 تا 50۔ پارہ 5

اے لوگو جنہیں کتاب دی گئی ہے۔ ایمان لاؤ۔ جو کتاب ہم نے نازل کی ہے جو ان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا ان پر لعنت بھیج دیں۔ جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کر دے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھرا لیا۔ اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنالیا۔

کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔ کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا۔ دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔ اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پر ایمان لانے کی بات ہمارے ساتھ کر رہے ہیں اور تمام کتاب والوں سے بھی کر رہے ہیں۔ ایمان کا مطلب ہے قرآن کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا یعنی اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں

کہ ایمان لاؤ یعنی! قرآن پاک کے سچ کو مان لو اور اس کی اطاعت کرو

جو ان سابقہ کتابوں کی تصدیق کرتی ہے جو تمہارے پاس ہے۔ اس سے پہلے ایمان لے آؤ کہ ہم تمہارے چہرے بگاڑ کر تمہاری پشت کی طرف پھیر دیں یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دیں۔ جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہونے والا ہے۔

اس سے پہلے کہ میرا تم پر عذاب آجائے یا تم پر اس طرح لعنت بھیج دوں۔ جس طرح ہم نے اصحاب سبت پر لعنت بھیج دی تھی۔ اور میں تمہارے منہ الٹے پھیر کر پشت کی طرف کر دوں یا اس طرح کا عذاب دوں جس طرح سبت والوں کو بندر اور سور بنا دیا گیا تھا۔

ان کے چہرے بدل دیے گئے اسی طرح تمہارے منہ الٹے پھیر دوں گا اس سے پہلے قرآن پر ایمان لے آؤ یعنی قرآن کو سچ مان لو اور اس کی اطاعت کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کرے گا۔ کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھرایا جائے اور اس کے سوا جو گناہ وہ چاہے گا وہ معاف کر دے گا۔ اور جس نے اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھرا لیا۔ اُس نے بہت بڑا جھوٹ بنا لیا۔

کیا آپ نے اُن لوگوں کو نہیں دیکھا جو اپنے آپ کو پاک سمجھتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ جسے چاہے پاک کرے۔ کسی پر دھاگے برابر ظلم نہیں کیا جائے گا
دیکھیے کس طرح اللہ تعالیٰ پر یہ لوگ جھوٹ بنا رہے ہیں۔ اور واضح گناہ ہونے کے لیے تو یہی کافی ہے۔

سورہ یونس آیات 98 تا 103 پارہ 11

پھر کوئی بستی ایسی نہ تھی۔ جو ایمان لے آتی تو ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا۔ سوائے یونسؑ کی قوم کے۔ جب وہ ایمان لے آئی۔ تو ہم نے ان پر دنیا میں زلت کا عذاب ہٹا دیا۔ اور انہیں ایک مدت تک فائدہ پہنچایا۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں۔ سب کے سب ایمان لے آتے۔ پھر کیا آپ ﷺ ان کو مجبور کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔ کسی انسان کے لے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے۔ اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر ناپاکی ڈال دیتا ہے۔ جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

کہہ دیجیے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے۔ اس میں غور کرو۔ اور معجزے اور خبردار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔ وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کر رہے ہیں۔ جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔ آپ ﷺ کہہ دو۔ کہ تم بھی انتظار کرو۔ میں تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں

سے ہوں۔ پھر ہم اپنے رسولوں اور اُن لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ پہلے اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے پھر رسول ﷺ کا خطاب ہے۔پہلے اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ پھر کوئی بستی ایسی نہ تھی ۔جو ایمان لے آتی تو ان کا ایمان لانا ان کو نفع دیتا۔سوائے یونسؑ کی قوم کے۔جب وہ ایمان لے آئی۔تو ہم نے ان پر دنیا میں ذلت کا عذاب ہٹا دیا۔اور انہیں ایک مدت تک فائدہ پہنچایا۔اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو جتنے بھی لوگ زمین میں ہیں۔سب کے سب ایمان لے آتے۔پھر کیا آپ ﷺ ان کو مجبور کریں گے۔یہاں تک کہ وہ مومن ہو جائیں۔

کسی انسان کے لے یہ ممکن نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر ایمان لے آئے۔اور اللہ تعالیٰ اُن لوگوں پر ناپا کی ڈال دیتا ہے۔جو عقل سے کام نہیں لیتے۔

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں۔

جو لوگ ایمان نہیں لاتے ۔یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے ایسے بے ایمانوں کے لیے کوئی معجزہ اور رسول ان کے لیے کچھ نہیں کرسکتے۔وہ صرف ایسے ہی واقعات کا انتظار کرتے رہتے ہیں۔جو ان سے پہلے لوگوں کو ان کی زندگی میں پیش آئے۔تم بھی انتظار کرو۔ میں بھی تمھارے ساتھ انتظار کرنے والوں میں شامل ہوں۔

پھر اللہ تعالیٰ خطاب فرماتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ ہم اپنے رسولوں اور اُن لوگوں کو جو ایمان والے ہیں۔ان کو ہم نجات دیتے ہیں۔اس طرح ہم پر ایمان والوں کا حق ہے۔کہ ہم ان کو نجات دیں گے۔

سورہ نحل آیات 24 تا 32 پارہ 14

یقیناً اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو وہ چھپاتے ہیں۔اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں۔بیشک وہ تکبر کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمھارے رب نے کیا نازل کیا ہے۔تو وہ کہتے ہیں۔کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔تاکہ قیامت والے دن اپنے بوجھ تو پورے کے پورے اٹھائیں اور کچھ ان لوگوں کے بوجھ بھی اُٹھائیں۔جن کو بغیر علم کے گمراہ کرتے رہے "۔ خبردار" وہ بُرا بوجھ اُٹھا رہے ہیں۔ان سے پہلے بھی لوگ چالیں چلتے رہے۔پھر اللہ تعالیٰ نے انکے فریب کی عمارت کو بنیادوں سے اُکھاڑا۔اور ان پر چھت اوپر سے گر پڑی۔اور ان پر عذاب آیا۔جہاں سے ان کے شعور میں بھی نہ تھا۔پھر وہ قیامت کے دن انہیں رسوا کرے گا۔اور کہے گا۔میرے وہ شریک کہاں ہیں۔جن کے بارے میں تم جھگڑا کیا کرتے تھے۔وہ لوگ جنہیں علم دیا گیا تھا۔کہیں گے۔آج کے دن کافروں کے لیے رسوائی اور برائی ہے۔فوت ہوتے وقت جب فرشتے ان کی جان نکالنے آتے ہیں۔وہ جو اپنے آپ پر ظلم کررہے تھے۔پھر وہ فرمابردار بن جائیں گے۔کہ ہم تو کوئی بُرائی نہیں کرتے تھے۔فرشتے کہیں گے۔کیوں نہیں کرتے تھے۔بیشک اللہ تعالیٰ علم رکھتا ہے جو کچھ تم کرتے ہو۔پس جہنم کے دروازوں میں سے داخل ہو جاؤ۔تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔یقیناً تکبر کرنے والوں کا بُرا ٹھکانہ ہے۔

اور جب پرہیزگاروں سے کہا جاتا ہے۔کہ تمھارے رب نے کیا نازل کیا ہے۔تو وہ جواب دیتے ہیں۔" بھلائی" جنہوں نے احسان کیا۔اُنکے لیے اس دنیا میں نیک بدلہ ہے۔اور یقیناً آخرت کا گھر سب سے بہتر ہے۔اور پرہیزگاروں کا گھر بہت اچھا ہے۔ہمیشہ رہنے والے باغ ہیں۔جس میں وہ داخل ہونگے۔ان کے نیچے نہریں جاری ہونگی۔اور کچھ وہاں چاہیں گے۔اُنہیں ملے گا۔اس طرح اللہ تعالیٰ پرہیزگاروں کو بدلہ دیتا ہے۔یہ وہ لوگ ہیں۔جب ان کی وفات کے لیے فرشتے آتے ہیں۔ وہ پاک ہوتے ہیں۔فرشتے کہتے ہیں۔تم پر سلام ہو۔اور جنت میں اپنے اعمال کے بدلے داخل ہو جاؤ۔۔۔۔۔۔۔

خواتین وحضرات۔

ان آیات میں کافر اور پرہیزگار کی مکمل پہچان کروائی گئی ہے۔کافر یعنی نافرمان یعنی فرقہ پرست وہ جو قرآن پاک کے بارے میں تکبر کرتا ہے۔کہ اس میں صرف پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔یہ لوگوں کو فریب دے رہے ہیں۔مثلاً ہر فرقے والے ہر آیت کو اپنے نام نہاد مفسر کی نظر سے دیکھتا ہے۔جو مطلب وہ بتاتا ہے۔اس کو مان لیا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی بات کو رد کر دیا جاتا ہے ۔یعنی جو نام نہاد مفسر ظاہر کرتا ہے۔وہ ٹھیک ہے اور جو چھپاتے ہیں۔وہ بھی ٹھیک ہے گویا کہ نام نہاد مفسران کا بڑا خدا ہے۔اور اللہ تعالیٰ چھوٹا خدا ہے۔یہ شرک ہے۔ایسے ظالموں کو مرتے ہی جہنم کا تحفہ مل جاتا ہے۔ایسے مشرکوں سے اللہ تعالیٰ کہے گا ۔کہ میرے شریک کہاں ہیں۔کافروں کے لیے قیامت ذلیل کردینے والا دن ہے۔

پرہیزگار کا مطلب ہے۔قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرنے والے۔ایسے لوگوں سے جب مرتے وقت فرشتے پوچھیں گے۔کہ اللہ تعالیٰ نے کیا نازل کیا تھا۔تو وہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ نے بھلائی نازل کی تھی۔ایسے لوگوں سے فرشتے کہیں گے۔کہ تم پر سلامتی ہو۔جنت میں داخل ہو جاؤ۔ایک پرہیز گار کو مرتے ہی جنت کا تحفہ مل جاتا ہے۔

سورہ آل عمرآن آیات 175 تا179 پارہ4

اور آپ ﷺ کو وہ لوگ غم زدہ نہ کردیں۔جو کفر میں تیزی دکھارہے ہیں۔بیشک وہ اللہ تعالیٰ کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچاسکتے۔اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہ رکھے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔بیشک جن لوگوں نے ایمان کے بدلے میں کفر خریدا وہ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہیں ہیں۔وہ ان کے لیے بہتر ہے۔

بے شک یہ مہلت تو ہم لیے دے رہے ہیں۔تاکہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہوجائیں۔اور ان کے لیے زلیل کرنے والا عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا۔جس پر تم ہو۔یہاں تک کہ وہ پاک کو ناپاک سے الگ کردے گا۔اور اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے۔کہ تمھیں غیب سے خبردار کردے۔اور لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے اپنے رسولوں میں سے چن لیتا ہے۔بس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔اور پرہیزگار رہو۔تو تمھارے لیے بہت بڑا اجر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ایمان کے بدلے کفر خریدنے والوں کے بارے میں بات کررہے ہیں۔یعنی ایمان لانے کے بعد پھر کسی فرقے کی اطاعت کرنے والوں کی بات کررہے ہیں۔وہ لوگ جو کافر ہیں۔ ہرگز یہ خیال نہ کریں۔کہ بے شک ہم انہیں مہلت دے رہیں ہیں۔وہ ان کے لیے بہتر ہے۔

بے شک یہ مہلت تو ہم لیے دے رہے ہیں۔تاکہ وہ اپنے گناہ میں زیادہ ہوجائیں۔اور ان کے لیے زلیل کرنے والا عذاب ہے۔اللہ تعالیٰ ہرگز ایمان والوں کو اس حال میں نہیں چھوڑے گا۔جس پر تم ہو۔یہاں تک کہ وہ پاک کو ناپاک سے الگ کردے گا۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پاک اور ناپاک کو الگ الگ کردیتے ہیں۔یعنی پرہیزگار اور گمراہ کو الگ کردیتے ہیں۔

سورہ توبہ آیات 124 تا125 پارہ11

اور جب کوئی سورت نازل ہوتی ہے۔تو اُن میں سے بعض لوگ ایسے ہیں۔جو کہتے ہیں۔کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافہ کیا۔پس جو لوگ ایمان لائے ہیں۔اس سورت نے ان کے ایمان میں اضعافہ کیا ہے۔اور وہی خوش ہوتے ہیں۔

اور وہ لوگ جنکے دلوں میں بیماری ہے۔تو اس سورت نے ناپاکی پر مزید ناپاکی کا اضعافہ کردیا۔اور وہ مرے تو کافر ہی مرگئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں بیماری تھی۔ وہ قرآن پاک کی کوئی سورت نازل ہونے والوں پر ایمان والوں کا مذاق اڑاتے کہ اس سورت نے تم میں سے کس کے ایمان میں اضافعہ کیا۔پس جو لوگ ایمان لائے ہیں۔اس سورت نے ان کے ایمان میں اضعافہ کیا ہے۔اور وہی خوش ہوتے ہیں۔

اور وہ لوگ جنکے دلوں میں بیماری ہے۔تو اس سورت نے ناپاکی پر مزید ناپاکی کا اضعافہ کردیا۔یعنی گمراہی میں اور اضافعہ کردیا اور وہ مرے تو کافر ہی مرے۔

سورہ شعراء آیات 85 تا 102 پارہ19

اور مجھے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے کر۔اور میرے باپ کو بخش دے۔بیشک وہ گمراہوں میں سے ہے۔اور قیامت کے دن مجھے رسوا نہ کرنا۔جس دن نہ مال فائدہ دے گا اور نہ اولاد۔سوائے اُس کے جو پاک دل لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس آئے۔اور جنت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی۔اور گمراہوں پر جہنم واضح کردی جائے گی۔اور کہا جائے گا۔کہ کہاں ہیں وہ جن کی تم اللہ تعالیٰ کے علاوہ غلامی کرتے تھے۔کیا وہ تمھاری مدد کرسکتے ہیں۔یا بدلہ لے سکتے ہیں۔پھر وہ اور تمام گمراہ اس میں ڈال دیے جائیں گے۔اور شیطان کے سب لشکر بھی ڈال دیے جائیں گے۔وہ کہیں گے۔اور وہ اس میں جھگڑ رہے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک ہم سب واضح گمراہی میں تھے۔جب ہم تمھیں تمام جہانوں کے رب کے برابر سمجھتے تھے۔اور ہمیں ان مجرموں نے گمراہ کیا۔پھر آج نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے۔اور نہ کوئی سچا غم خوار۔وہ کہیں گے کہ کاش ہمیں ایک موقع مل جائے۔تو ہم مومنوں میں سے ہوجائیں۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگوں کو دکھا رہے ہیں۔ وہ لوگ جو پرہیزگار ہیں۔ یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ لوگ ہیں جو گمراہ ہیں یعنی اپنے نام نہاد مفسروں یعنی فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور جو لوگ پرہیزگار بن کر اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے۔ یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کی ہوگی۔ اور قرآن پاک سے اپنی اصلاح کی ہوگی۔ جو پاک دل یعنی فرمابردار دل لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔ جنت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی۔ پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے لوگوں کے بارے میں بات کر رہے ہیں۔ جو فرقہ پرست ہیں۔ جو اپنے نام نہاد مفسروں یعنی فرقوں کی غلامی کرتے ہیں۔ یہ لوگ جب قرآن پاک کا ترجمہ پڑھتے ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ کا پیغام جو رسول ﷺ ہمارے پاس لے کر آئے ہیں۔ اس میں غور ہی نہیں کرتے۔ اور اپنے فرقوں کے نام نہاد بانیوں یعنی مفسروں کی کہانیوں میں الجھے رہتے ہیں۔ قیامت والے دن اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اور ان کے نام نہاد مفسروں کو جو انہیں قرآن پاک سے گمراہ کرتے رہے۔ سب کو جہنم میں ڈال دیں گے۔ پھر یہ آپس میں جھگڑا کریں گے اور اپنے نام نہاد مفسروں سے کہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم بے شک ہم سب واضح گمراہی میں تھے۔ جب ہم تمھیں تمام جہانوں کے رب کے برابر سمجھتے تھے۔ اور ہمیں ان مجرموں نے گمراہ کیا۔ پھر آج نہ ہمارا کوئی سفارشی ہے۔ اور نہ کوئی سچا غم خوار۔ وہ کہیں گے کہ کاش ہمیں ایک موقع مل جائے۔ تو ہم مومنوں میں سے ہو جائیں۔

یعنی اُن لوگوں میں سے ہو جائیں جو قرآن پاک کو سچ مانتے تھے اور اس کی اطاعت کرنے والے تھے۔ اُن لوگوں میں سے ہو جائیں۔

اور جو لوگ پرہیزگار بن کر اللہ تعالیٰ کے پاس جائیں گے۔ یعنی جن لوگوں نے قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کی ہوگی۔ اور اس سے اپنی اصلاح کی ہوگی۔ یعنی جو پاک دل یعنی فرمابردار دل لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس آئے گا۔ اور جنت پرہیزگاروں کے قریب کردی جائے گی۔

سورہ فاطر آیت 10 پارہ 22

اور جو عزت چاہتا ہو تو عزت ساری اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اس کی طرف پاک کلام چڑھتا ہے۔ اور صالح اعمال اسے اوپر اُٹھاتے ہے اور جو لوگ بری تدبیریں کرتے ہیں۔ ان کے لیے سخت عذاب ہے۔ اور ان لوگوں کی سب تدبیریں ناکام ہو جائیں گی۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی بات کر رہے ہیں۔ جو قرآن پاک کی روشنی میں اعمال کرتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس جاتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس قبول ہوتے ہیں۔ صالح اعمال کا مطلب ہے قرآن پاک کی روشنی میں ہونے والے اعمال۔ یعنی قرآن پاک کے مطابق ہونے والے اعمال۔

سورہ نازعات آیات 15 تا 19 پارہ 30

کیا آپ کو موسیٰؑ کی خبر پہنچی ہے۔ جب ان کے رب نے ان کو طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا۔ کہ فرعون کے پاس جاؤ۔ بے شک اس نے سرکشی کی ہے۔ پس کہو کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے۔ اور میں تجھے رب کی ہدایت دوں تاکہ تو ڈرے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کے پاس بھیجا۔ جو سرکش ہو رہا تھا۔ کہ اُس سے پوچھو کہ کیا تو چاہتا ہے کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے۔ یعنی اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ جس کے لیے تجھے ہدایت یعنی تورات دوں۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیات 41 تا 44۔ پارہ 15

اور اس قرآن پاک میں ہم نے لوگوں کے لیے طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ مگر ان کی نفرت زیادہ ہی ہوتی گئی کہہ دیجیے کہ اگر اس کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو اس صورت میں وہ عرش کے مالک کی طرف کوئی ضرور راستہ تلاش کر لیتے وہ ایسی باتوں سے پاک ہے۔ وہ بہت بلند ہے ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب اُس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ بڑے تحمل والا بخشنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اور اس قرآن پاک میں ہم نے لوگوں کے لیے طرح طرح سے بیان کیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ مگر

ان کی نفرت زیادہ ہی ہوتی گئی ۔ پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور بھی معبود ہوتے جیسا کہ وہ کہتے ہیں تو وہ بھی ضرور اُس کی طرف راستہ تلاش کرتے ۔ اللہ تعالیٰ ایسی باتوں سے پاک ہے ۔ جو لوگ کہتے ہیں وہ بہت بلند ہے ساتوں آسمان اور زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب اُس کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکیزگی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ بڑے تحمل والا بخشنے والا ہے ۔

خواتین وحضرات !

قرآن پاک تو اللہ تعالیٰ کی طرف جانے والا راستہ ہے ان کی طرف جانے والا راستہ کون سا ہے

پھر لوگوں نے یہ تلاش کرنا تھا ۔

سورہ توبہ آیات 95 تا 97 پارہ 11

عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے ۔ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے ۔ تا کہ تم ان سے درگزر کرو ۔ بس تم ان سے درگزر ہی کرو ۔ بے شک وہ ناپاک ہیں ۔ اور ان کا ٹھکانہ دوذخ ہے ۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے ۔ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے ۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا ۔

دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں ۔ اور اسی لائق ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے ۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں ۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ دیہاتی اور ان پڑھ لوگوں کی بات کر رہے ہیں

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے ۔ جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے ۔ تا کہ تم ان سے درگزر کرو ۔ بس تم ان سے درگزر ہی کرو ۔ بے شک وہ ناپاک ہیں ۔ اور ان کا ٹھکانہ دوذخ ہے ۔ ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے ۔ کہ تم ان سے راضی ہو جاؤ ۔ اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے ۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا

دیہاتی کفر اور نفاق میں بڑے ہی سخت ہیں ۔ اور اسی لائق ہیں ۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے ۔ اس کی حدود سے واقف نہ ہوں ۔ اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ جو لوگ قرآن پاک کی حدود سے واقف نہ ہوں ۔ وہ ناپاک ہیں ۔

خواتین وحضرات !

آئیں قرآن پاک سے دو مسجدیں دیکھتے ہیں ۔ ایک مسجد میں اللہ تعالیٰ کھڑے ہونے کی اجازت دے رہے ہیں ۔ اور دوسری مسجد میں کھڑے نہ ہونے کا حکم دے رہیں ہیں ۔

آئیں قرآن پاک سے اس بات کا جواب اور تفصیل دیکھتے ہیں

سورہ توبہ آیت 108 پارہ 11

آپ ﷺ اس مسجد میں کبھی بھی کھڑے نہ ہوں ۔ البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے ہی دن پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے ۔ اس کا زیادہ حق رکھتی ہے ۔ کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں ۔ اس میں ایسے لوگ ہیں ۔ جو چاہتے ہیں ۔ کہ وہ پاک ہو جائیں ۔ اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔

خواتین وحضرات !

آپ نے دیکھا کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ایک ایسی مسجد کی بات کر رہے ہیں ۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ۔ کہ وہ مسجد زیادہ حق

رکھتی ہے کہ آپ ﷺ اِس میں کھڑے ہوں۔ یہ وہ مسجد ہے۔جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہے۔جس میں ایسے لوگ ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اس اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آئیں قرآن پاک سے اس آیت کو تفصیل سے دیکھتے ہیں۔تا کہ آپ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ رسول ﷺ کو فرقے بنانے والوں کی مسجد میں کھڑے نہ ہونے کا حکم دے رہے ہیں

سورہ توبہ آیات 107 تا 111 پارہ 11

اور وہ لوگ جنھوں نے مسجد ضرار کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے اور اُن لوگوں کو پناہ دینے کے لیے مسجد بنائی۔ جو پہلے سے اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہوں

اور البتہ وہ قسمیں کھائیں گے۔کہ ہمارا بھلائی کے سوا اور کوئی ارادہ نہیں۔اور اللہ تعالیٰ گواہی دیتا ہے۔کے بے شک یہ جھوٹے ہیں۔آپ ﷺ اس مسجد میں کھڑے نہ ہوں۔البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔کہ آپ ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اُس کی رضا پر قائم کرے۔وہ زیادہ بہتر ہے۔یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔جو گرنے کو ہو۔پھر اس کو دوزخ کی آگ میں گرادے۔اور اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔اُن کی جو عمارت جو انہوں نے بنائی۔ان کے دلوں میں شک ڈالنے والی ہے۔مگر صرف یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور ان کا مال خرید لیا ہے۔اس لیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے لڑتے ہیں۔وہ قتل کرتے ہیں۔اور قتل ہوتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کے زمہ یہ وعدہ تورات انجیل اور قرآن میں سچا ہے۔اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر اپنے وعدے کو کون پورا کرنے والا ہے۔بس تم خوش رہو۔اس سودے پر۔جو تم نے اللہ تعالیٰ سے کیا ہے۔اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آیات میں اُن لوگوں کی بات کر رہے ہیں۔جنھوں نے کفر کرنے کے لیے اور مومنوں میں اختلافات پیدا کرنے کے لیے مسجد ضرار بنائی یعنی فرقہ پرستی کے لیے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرنے کے لیے مسجد بنائی۔حالانکہ وہ قسمیں کھاتے ہیں۔کہ اُن کا ارادہ بھلائی کے سوا اور کوئی نہیں۔مگر ایسے لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ گواہی دیتے ہیں۔کہ بے شک یہ جھوٹے ہیں۔کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے اور مومنوں میں اختلاف پیدا کرتے ہیں۔پھر اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ سے فرمایا۔کہ وہ مسجد جس کی بنیاد پرہیز گاری پر رکھی گئی ہو۔اس بات کی زیادہ حقدار ہے۔کہ رسول ﷺ اس میں کھڑے ہوں۔اس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہو جائیں۔اور اللہ تعالیٰ پاک رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔تو کیا وہ انسان جو اپنی عمارت اللہ تعالیٰ کے ڈر اور اس کی رضا پر قائم کرے۔وہ زیادہ بہتر ہے۔یا وہ جس نے اپنی عمارت کی بنیاد ایسی وادی کے کنارے رکھی ہو۔جو گرنے کو ہو۔پھر اسں کو جہنم کی آگ میں گرادے۔اللہ تعالیٰ ایسے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا۔ایسے لوگ جو عمارتیں یعنی مسجدیں بناتے ہیں۔وہ ان کے دل میں شک ڈالنے والی ہے۔مگر صرف یہ کہ ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ کو فرقہ واریت سے کتنی نفرت ہے۔کہ فرقہ پر بننے والی مسجد میں رسول ﷺ کو کھڑے ہونے کی اجازت نہیں۔کیونکہ یہ کفر کرنے یعنی فرقہ بنانے کے لیے اور مومنوں میں اختلاف ڈالنے کے لیے ہے۔ایسے لوگوں کی مسجد کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔کہ وہ ایسی وادی کے کنارے پر ہے۔جو وادی میں گرنے والی ہو۔اور پھر ان کو لے کر جہنم میں گرے۔پھر اللہ تعالیٰ ان فرقہ بنانے والوں کے دلوں کے بارے میں کہتے ہیں۔کہ شک میں پڑیں رہیں گے۔یہاں تک کہ اُن کے دل ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔

پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی مسجد کی بات کر رہے ہیں۔جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ وہ مسجد زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ ﷺ اِس میں کھڑے ہوں۔یہ وہ مسجد ہے۔جس

کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہو۔جس میں ایسے لوگ ہیں۔جو چاہتے ہیں۔کہ وہ پاک ہوجائیں۔اوراس کی بنیاداللہ تعالیٰ کی رضا پر قائم کی گئی ہے۔

سورہ توبہ آیات 95 تا100 پارہ11

عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔بے شک وہ ناپاک ہیں۔اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔کہ تم ان سے راضی ہوجاؤ۔اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان قوم سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔

دیہاتی کفراورنفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔اوراسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اوراللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔اوربعض دیہاتی وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے میں جو خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں۔اورتمھیں گردش میں مبتلا دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔بری گردش انہی پر ہے۔اوراللہ تعالیٰ سب سننے والاعلم والا ہے

اوربعض دیہاتی ایسے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔اسے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اوراس کے رسول ﷺ کی رحمت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔سنو یقیناً وہ ان کے لیے قرب کا ذریعہ ہے۔بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور مہاجرین اورانصار میں سے سب سے آگے بڑھ جانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے احسان میں اُن کی اطاعت کی۔ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔اوراُن کے لیے باغات ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔یہ بڑی کامیابی ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے تین قسم کے دیہاتیوں کو دکھایا ہے۔ایک قسم دیہاتیوں کی وہ ہے جو ناپاک ہیں یعنی قرآن پاک کے زریعے اپنی اصلاح نہیں کی۔ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے فرماتے ہیں۔عن قریب وہ تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔جب تم ان کے پاس لوٹ کر جاؤ گے۔تا کہ تم ان سے درگزر کرو۔بس تم ان سے درگزر ہی کرو۔بے شک وہ ناپاک ہیں۔اوران کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ان کے اپنے اعمال کے بدلے میں تمھارے سامنے قسمیں کھائیں گے۔کہ تم ان سے راضی ہوجاؤ۔اگر تم ان سے راضی ہو بھی گئے۔تو اللہ تعالیٰ ایسے نافرمان لوگوں سے ہرگز راضی نہیں ہوگا۔دیہاتی کفراورنفاق میں بڑے ہی سخت ہیں۔اوراسی لائق ہیں۔کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ پر جو کچھ نازل کیا ہے۔اس کی حدود سے واقف نہ ہوں۔اوراللہ تعالیٰ علم والاحکمت والا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ دوسری قسم کے دیہاتیوں کی بہت تعریف کر رہے ہیں۔اورفرماتے ہیں۔اوردوسری قسم دیہاتیوں کی وہ ہے۔جو احسان والے ہیں۔یعنی قرآن پاک کی سچائی کی تصدیق کرنے والے ہیں۔گواہی دینے والے ہیں۔ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔اوراُن کے لیے باغات ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔یہ بڑی کامیابی ہے۔یہ لوگ مہاجرین اورانصار میں سب سے اگے بڑھ جانے والے لوگ ہیں۔اور یہ وہ دیہاتی ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔اور جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔اسے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اوراس کے رسول ﷺ کی رحمت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔سنو یقیناً وہ ان کے لیے قرب کا ذریعہ ہے۔بہت جلد اللہ تعالیٰ ان کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔پھر مہاجرین اورانصار میں سے سب سے آگے بڑھ جانے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے احسان میں اُن دیہاتیوں کی اطاعت کی۔ان سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا۔اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوگئے۔اوراُن کے لیے باغات ہیں۔جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔یہ بڑی کامیابی ہے۔

ان آیات میں دیہاتیوں کی تیسری قسم بھی ہے۔جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اوربعض دیہاتی وہ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے راستے یعنی قرآن پاک کے لیے جو خرچ کرتے ہیں اسے تاوان سمجھتے ہیں۔اورتمھیں گردش میں مبتلا دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔بری گردش انہی پر ہے۔اوراللہ تعالیٰ سب سننے والاعلم والا ہے۔

خواتین وحضرات

آپ نے دوسری قسم کے دیہاتیوں کے رویے میں غور کیا۔یہ وہ لوگ ہیں۔جو اللہ تعالیٰ پر اور آخرت کے دن پر ایمان لاتے ہیں۔ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ ماننا اوراوراس کی اطاعت کرنا۔اورآخرت پر ایمان لانے کا مطلب ہے۔جس طرح اللہ تعالیٰ نے آخرت ے بارے میں بتایا ہے۔اس کو ماننا۔یعنی احسان والے لوگ ہیں اوروہ جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔اسے اللہ تعالیٰ کے قریب ہونے اوراس کے رسول ﷺ کی رحمت کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔سنو یقیناً وہ ان کے لیے قرب کا ذریعہ ہے۔بہت جلد اللہ تعالیٰ ان

کو اپنی رحمت میں داخل کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

سورہ آیت 113 تا 114 توبہ

نبی ﷺ کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔ جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوزخی ہیں۔ اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ابراہیم کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اپنے والد سے کیا تھا۔ پھر جب انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں مشرکوں کی بات ہو رہی ہے یعنی منافق لوگ جنہوں نے فرقہ بنالیا تھا انہیں مشرک کہا جا رہا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دین میں فرقہ بنانے والوں کو مشرک کہا گیا۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بنانے والے مشرک اور ابراہیمؑ کے والد جو بتوں کی پوجا کرتا تھا۔ دونوں کا گناہ برابر ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ نبی ﷺ کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جو ایمان لائے ہیں ان کو یہ حق نہیں ہے۔ کہ وہ مشرکوں کے لیے بخشش طلب کریں۔ جب کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ وہ دوزخی ہیں۔ اگرچہ وہ ان کے رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ اور ابراہیمؑ کا اپنے والد کے لیے مغفرت مانگنا صرف ایک وعدے کی وجہ سے تھا جو اس نے اپنے والد سے کیا تھا۔ پھر جب انہیں معلوم ہو گیا۔ کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔ تو وہ اس سے بیزار ہو گیا۔ واقعی ابراہیمؑ بڑا نرم دل بردبار تھا۔

سورہ نور آیت 21 پارہ 18

اے ایمان والو۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔ تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔ تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہو سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا۔ کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اے ایمان والو۔ یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو۔ شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔ اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔ تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔ اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔ تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہو سکتا۔ یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہ کر سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

سورہ ابراہیم۔ آیت 23 تا 29۔ پارہ 13

اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے صالح عمل کیے ان کو ایسے باغات میں داخل کیا جائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہیں اپنے رب کی اجازت سے وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کی دعا سلام ہو گی کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پاک بات کی مثال بیان کرتا ہے جیسے وہ ایک پاک درخت کی طرح ہے جس کی جڑ مضبوط ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں۔ وہ ہر وقت اپنے رب کی اجازت سے ہر وقت پھل لاتا ہے اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے لیے مثالیں بیان کرتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں اور ناپاک بات کی مثال ایک ناپاک درخت کی سی ہے جو زمین کے اوپر سے ہی اکھاڑ لیا جائے۔ اس کے لیے کوئی مضبوطی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لاتے ہیں مضبوط بات سے دنیا اور آخرت کی زندگی میں ثابت قدم رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن پاک کو کفر سے بدل ڈالا اور اپنی قوم کو تباہی کے گھر میں اتار دیا یعنی "دوزخ" میں جس میں وہ داخل ہونگے اور وہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی پاک باتوں کے بارے میں بات کر رہا ہے اپنی باتوں کے بارے میں بات کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ہر بات جو قرآن پاک میں موجود ہے وہ اس طرح مضبوط بات ہے جس کی شاخیں آسمان میں ہیں اور جڑ زمین میں مضبوط ہے وہ اس لیے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے اللہ تعالیٰ کی پاک باتیں ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اجازت سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔ قرآن پاک کی باتوں پر عمل ہر وقت پھل دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایمان والے لوگوں کو اپنی پاک اور مضبوط باتوں سے ثابت قدم رکھتا ہے۔

اور جو گمراہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت یعنی قرآن کو بدل کر کفر کیا ہے اور لوگوں کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے یہ لوگ دوزخ میں جانے والے ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ یہ قرآن اللہ تعالیٰ کی نعمت تھا مگر فرقہ پرستوں نے رسول ﷺ کی اطاعت کی آڑ لے کر قرآن بدل دیا اور ہمیں اس سے دور کر دیا۔ اور ہمیں تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا ہے۔ اور دوزخ ہماری منتظر ہے۔

باب نمبر 2

اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا قرآن پاک سے گمراہ یعنی بے خبر رہنے والوں کے نام خطابات اس کا جواب اور اسکی تفصیل قرآن پاک سے معلوم کرتے ہیں

سورہ انعام آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے ہیں۔ آپ ﷺ کا اُن سے کوئی تعلق نہیں۔۔ ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔

جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ اُن کو خود بتائے گا۔ کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام سن لیا۔ چاہے آپ کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو۔ رسول ﷺ کا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

سورہ بقرہ آیات 119 تا 121۔ پارہ 2

بیشک ہم نے آپ ﷺ کو سچ کے ساتھ خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ آپؐ سے جہنم والوں کے بارے میں سوال نہ ہوگا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ آپؐ سے جہنم میں جانے والوں کے بارے میں کوئی سوال نہ ہوگا۔ کیونکہ آپؐ کو سچ یعنی قرآن پاک کے ساتھ ڈرانے والا اور خوشی والی باتوں سے آگاہ کرنے والا رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔

اور جو لوگ جہنم میں جائیں گے اُن کے بارے میں رسول ﷺ نہیں پوچھا جائے گا۔

سورہ انعام۔ آیات 104 تا 106۔ پارہ 7

یہی اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔ وہ ہر چیز کا وکیل ہے۔ آنکھیں اُسے نہیں پا سکتی۔ مگر وہ آنکھوں کو پا لیتا ہے۔ اور وہ بڑا باریک بین خبردار ہے۔ بیشک تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آ گئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمہاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں اسطرح ہم اپنی آیات کو بار بار مختلف طریقوں سے بیان کرتے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ تم کسی سے پڑھ کر آتے ہو اور جو لوگ علم رکھتے ہیں ان پر ہم واضح کر دیں۔ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا۔ اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسول ﷺ کہہ رہے ہیں۔ تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے آنکھیں آگئی ہیں اب جو آنکھوں سے کام لے گا تو اپنا ہی بھلا کرے گا اور جو اندھا بنے گا خود نقصان اٹھائے گا اور میں کوئی تمھاری حفاظت کرنے والا نہیں ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس بات کو دہراتے ہیں۔ کہ اس کی اطاعت کرو جو آپ کے رب کی طرف سے آپ کی طرف وحی کیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور مشرکوں سے منہ موڑ لیجئے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو وہ شرک نہ کرتے۔ اور ہم نے آپ ﷺ کو اُن پر محافظ بنا کر نہیں بھیجا۔ اور نہ آپ ﷺ اُن کے وکیل ہیں۔

خواتین وحضرات!

تینوں مثالوں میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور ایک مثال کو مختلف طریقوں سے بیان کیا پھر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دیکھو ہم کس طرح اپنی بات کو مختلف طریقوں سے کرتے ہیں تا کہ کوئی یہ نہ کہے کہ آپ ﷺ کسی سے پڑھ کر آتے ہیں اسی طرح اپنی بات کو مختلف کرنے کا ڈھنگ تو صرف اللہ تعالیٰ کو آتا ہے تا کہ علم والے لوگ جان لیں ان پر ہم حقیقت کو روشن کر دیں، کیونکہ علم والے لوگ زیادہ اچھے طریقے سے اللہ تعالیٰ کی بات کو سمجھتے ہیں مثالوں کو زیادہ اچھے طریقے سے سمجھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

- سورہ یونس۔ آیات 108 تا 109۔ پارہ 11

آپ ﷺ کہہ دیجئے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پرورگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

خواتین وحضرات!

ن آیات میں رسول ﷺ کا ایک مکمل خطاب ہے۔ جو قیامت تک آنے والے لوگوں کے نام ہے۔ رسول ﷺ فرماتے ہیں۔ لوگو! تمہارے پاس تمہارے پرورگار کی طرف سے سچ آ چکا ہے اب جو ہدایت اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا ہی بھلا کرتا ہے اگر کوئی گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان اُسی کو ہے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

آپ لوگوں نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تمہارا وکیل نہیں ہوں کیونکہ تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کا سچ پہنچ چکا ہے۔ اب جو ہدایت قرآن پاک سے اختیار کرتا ہے تو وہ اپنا بھلا کرتا ہے اور جو قرآن پاک کی ہدایت اختیار نہیں کرتا ہے اور گمراہ رہتا ہے تو اس کی گمراہی کا نقصان خود ہی اٹھائیں گے اور میں تمہارا وکیل نہیں ہوں۔

خواتین وحضرات!

پھر رسول ﷺ فرماتے ہیں کہ آپ کی طرف جو وحی کی گئی ہے اس کی اطاعت کریں اور صبر کریں یہاں تک کہ قیامت آجائے۔ دراصل یہ رسول ﷺ کا مکمل خطاب ہے۔ جو ہمارے نام ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔ کہ جو لوگ قرآن پاک کی ہدایت پر نہیں ہیں وہ گمراہ ہیں۔ اور قرآن پاک کی اطاعت کرنے والوں کے لیے صبر کا حکم ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے بہترین فیصلے کے انتظار کا حکم ہے۔

- سورہ نمل۔ آیت 91 کا آخری حصہ تا 92۔ پارہ 20

مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں فرمانبردار یعنی مسلم بن کر رہوں اور یہ قرآن پڑھوں۔ اب جو انسان ہدایت پر آتا ہے تو اپنے بھلے کیلئے آتا ہے اور جو گمراہ رہا تو بس آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں تو صرف خبر دار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں نبیؐ قیامت تک آنے والوں سے کہہ رہے ہیں۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بننے کا حکم دیا گیا ہے۔اور تم لوگوں کو بھی قرآ ن پاک سنانے کا حکم دیا گیا ہے۔اب جو ہدایت پر آتا ہے تو وہ اپنے بھلے کے لئے آتا ہے۔اور جو گمراہ رہتا ہے۔تو آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ میں تو بس خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں خود بھی قرآن پاک کے فرمانبردار رہے اور ہمیں بھی قرآن پاک کی ہدایت کی فرمانبرداری کا حکم دے رہے ہیں اور اگر کوئی قرآن پاک کی ہدایت حاصل نہیں کرتا اور گمراہ رہتا ہے۔تو اُس سے نبی ﷺ کہہ رہے ہیں۔تو صرف خبردار کرنے والا ہوں

سورہ ذمر۔آیت 41۔پارہ 24

بلاشبہ ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آگیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ قیامت تک آنے والے لوگوں سے خطاب کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔کہ بے شک ہم نے یہ کتاب تمام لوگوں کیلئے آپ ﷺ پر سچائی کے ساتھ نازل کی ہے پھر جو ہدایت پر آگیا تو اس کا اپنا ہی فائدہ ہے اور جو گمراہ رہا تو اس کے گمراہ رہنے کا نقصان اسی کو ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا جواب سن لیا کہ آپ ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں اور یہ جواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام نام نہاد مسلمانوں کے نام ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں تک قرآن پاک کا سچ رسول ﷺ کے زریعے پہنچا دیا ہے ۔ پھر بھی کوئی ہدایت کو چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتا ہے تو وہ خود نقصان کا ذمہ دار ہے۔اور رسول ﷺ کسی کے وکیل نہیں ہیں۔یعنی قرآن پاک سے بے خبر رہنے والوں کے وکیل رسول ﷺ نہیں ہیں۔

سورہ عنکبوت۔آیت 50۔پارہ 21

اور وہ کہتے ہیں کہ اس کے رب کی طرف سے اس پر معجزے کیوں نہیں اتارے گئے آپ ﷺ کہیے کہ معجزے تو صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو واضح خبردار کرنے والا ہوں۔سوال ہے کیا ہم قرآن پاک سے خبردار ہو چکے ہیں!!!

سورہ جن آیات 21 تا 23 پارہ 29

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ میرے اختیار میں نہ تم کو نقصان پہنچانا ہے۔اور نہ بھلائی دینا ہے۔آپ ﷺ کہہ دیجیے۔کہ مجھے کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا۔اور نہ میں اس کے سوا کہیں پناہ کی جگہ پا سکتا ہوں۔صرف میرا کام اللہ تعالیٰ کے حکم اور پیغام پہنچا دینا ہے۔اور جو کوئی اللہ اور اُس کے رسول کی نافرمانی کرے گا۔تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہے۔جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی دراصل قرآن پاک کی نافرمانی کو کہتے ہیں۔یعنی اطیع اللہ اور اطیع الرسول کا مطلب قرآن پاک کی فرمابرداری ہے۔۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں لوگوں کا دوٹوک جواب موجود ہے کہ نبیﷺ کے اختیار میں کچھ بھی نہیں ہے نہ بھلائی نہ برائی وہ کہتے ہیں کہ مجھے بھی کوئی اللہ تعالیٰ سے نہیں بچا سکتا میں صرف اتنا ہی کرسکتا ہوں کہ قرآن پاک لوگوں تک پہنچاؤں اور اگر کوئی اطیع اللہ واطیع الرسول کی نافرمانی کرے گا یعنی قرآن پاک کی نافرمانی کرے گا تو وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا قرآن پاک کی اطاعت کا مطلب ہے اطیع اللہ واطیع الرسول۔

سورہ نساء۔آیت 79 کا آخری حصہ تا 80۔پارہ 5

آپﷺ کو تو ہم نے لوگوں کے لئے پیغام پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے جس نے پیغام پہنچانے والے کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی ہی اطاعت کی اور جو پھر گیا۔تو آپﷺ کو ہم نے ان کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ نبیﷺ کو اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی حفاظت کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا لوگوں کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا بلکہ اپنا پیغام یعنی قرآن پہنچانے والا بنا کر بھیجا ہے اور اس کیلئے اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے۔اور جو کوئی اس پیغام سے پھر گیا۔تو آپﷺ کو ہم نے ان کو بچانے والا بنا کر نہیں بھیجا

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ رسولﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچانے والے ہیں۔نہ کہ لوگوں کو بچانے والے۔

سورہ الغاشیہ۔آیات 31 تا 36۔پارہ 30

آپﷺ نصیحت کرتے رہیئے۔بیشک آپ تو نصیحت کرنے والے ہیں۔آپ ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں مگر جو پھر گیا اور کفر کیا۔اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بے شک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ آپﷺ لوگوں پر زبردستی کرنے والے نہیں ہیں۔آپﷺ صرف نصیحت کرنے والے ہیں۔مگر جس نے کفر کیا یعنی فرقہ بنایا اور پھر گیا یعنی مرتد ہوگیا۔تو اللہ تعالیٰ اسے بہت بڑا عذاب دے گا بے شک ہماری طرف ہی ان کو لوٹ کر آنا ہے پھر بیشک ہمارے ہی ذمہ حساب لینا ہے۔

سورہ مزمل۔آیت 9 پارہ 29

اور آپﷺ اپنے رب کے نام کا ذکر کرتے رہیے۔اور سب کو چھوڑ کر صرف اسی کے ہوجایئے وہ مشرق اور مغرب کا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں اس لئے آپ اسی کو اپنا وکیل بنا لیجئے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اس لائق نہیں۔جس کی غلامی کی جائے۔اسی کو اپنا وکیل بنا لیجئے اور سب کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے ہوجایئے۔

سورہ انعام۔آیات 65 تا 68۔پارہ 7

آپﷺ کہیے کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے کہ وہ تم پر تمہارے اوپر سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے کوئی عذاب نازل کرے یا تمہیں فرقے فرقے بنا کر ایک دوسرے سے لڑائی کا مزہ چکھا دے ہم کس طرح مختلف طریقوں سے اپنی آیات بیان کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں اور آپ کی قوم نے اس (قرآن) کو جھٹلا دیا ہے حالانکہ وہ سچ ہے آپﷺ ان سے کہیے میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظاہر ہونے کا ایک وقت مقرر ہے اور عنقریب آپ کو سب کچھ معلوم ہوجائے گا اور جب آپ ان لوگوں کو دیکھیں جو ہماری آیات میں جھگڑتے ہیں تو ان کے پاس مت بیٹھیں یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ

جائیں اوراگرآپ کوشیطان بھلادےتویادآجانے کے بعدظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ نبی کریمﷺ فرمارہے ہیں کہ میں تمہاراوکیل نہیں ہوں یہ بات ان لوگوں کے لئے کہی جارہی ہے جنہوں نے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلادیا۔

ظالم کامطلب قرآن پاک میں فرقہ پرست بتایا گیا ہے۔جنہوں نے قرآن پاک کوجھٹلاکرفرقے بنالیے۔جواللہ تعالیٰ کی آیات میں جھگڑتے ہیں۔توان کے پاس بیٹھنے کی اجازت بھی اللہ تعالیٰ نہیں دےرہے۔یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں نہ لگ جائیں اوراگرآپ کوشیطان بھلادےتویادآجانے کے بعدظالم لوگوں کے پاس مت بیٹھیں۔

ان آیات میں رسولﷺ فرقہ پرستوں کودوٹوک جواب ہے۔میں کوئی تمہاراوکیل نہیں ہوں ہرچیز کے ظاہرہونے کاایک وقت مقررہےاورعن قریب آپ کوسب کچھ معلوم ہوجائے گا۔

ان آیات میں فرقہ پرستی کواللہ تعالیٰ کاعذاب کہاگیاہے۔جوقرآن پاک کوجھٹلانے کی وجہ سے آتاہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرقے بنانے سے منع کیا ہے۔فرقہ پرست قرآن پاک کے سچ کوجھٹلاکرفرقے بناتے ہیں۔اس لیےقرآن پاک کوجھٹلانے کی وجہ سےعذاب آتے ہیں۔

سورہ’’ق‘‘آیت45۔پارہ26

ہم خوب جانتے ہیں جوکچھ وہ کہتے ہیں اورآپﷺ ان پرزبردستی کرنے والےنہیں ہیں بس آپﷺ اس قرآن سے ہراس انسان کونصیحت کریں جو میرے عذاب کی دھمکی سےڈرے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کادوٹوک جواب سن لیاکہ آپﷺ لوگوں پرزبردستی کرنے والےنہیں ہیں بس قرآن پاک کی نصیحت پہنچانے والے ہیں۔

سورہ شوریٰ۔آیت48 کاپہلااوردوسراحصہ۔پارہ25

پھراگروہ پھرجائیں توہم نے آپ ﷺ کوان کی حفاظت کرنے والابناکرنہیں بھیجاآپ ﷺ کےذمہ توپیغام پہنچادیناہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کادوٹوک جواب سن لیاجولوگ قرآن پاک سے مرتدہوکرفرقے بناتے ہیں۔یہ لوگ قرآن پاک سے پھرچکے ہیں۔ایسےلوگوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبیﷺ کوبچانے والابناکرنہیں بھیجامرتدوں کی حفاظت کرنے والابناکرنہیں بھیجاآپؐ کاکام توبس اللہ تعالیٰ کاپیغام یعنی قرآن پاک پہنچادیناہے۔

آئیں ان آیات کوذراتفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ شوریٰ۔آیات44تا48۔پارہ25

اورجس کواللہ تعالیٰ گمراہ کردےتواس کے بعداس کاکوئی ولی نہیں ہےاورآپ ظالموں کودیکھیں گے کہ جب وہ عذاب دیکھ لیں گےتووہ کہیں گے کہ کیاواپس جانے کاکوئی راستہ ہےاورآپ ان کودیکھیں گے کہ وہ اس کے سامنے لائے جائیں گےتوذلت کے مارےڈرےچھپی نگاہ سے دیکھتے ہوں گےاورایمان والے کہیں گے کہ واقعی نقصان میں تووہی رہےجنہوں نے اپنے آپ کواوراپنے اہل وعیال کوقیامت والے دن خسارے میں ڈالا۔سن لوبےشک ظالم ہمیشہ کیلئے عذاب میں رہنے والے ہیں اوران کااللہ تعالیٰ کے سواکوئی ولی نہیں ہوگاجوان کی مددکرےاورجس کواللہ تعالیٰ گمراہ کردےاس کیلئے کوئی راستہ نہیں ہے۔اپنے رب کوقبول کرلو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جواللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والانہیں ہےاس دن نہ تمہارے لئے کوئی پناہ گاہ ہوگی اورنہ تم انکارکرسکوگے پھراگروہ پھرجائیں۔توہم نے آپﷺ کوان کی حفاظت کرنے والابناکرنہیں بھیجاآپ کے ذمہ توبس مبین پہنچادیناہےاوربےشک جب ہم انسان کواپنی رحمت کامزہ چکھاتے ہیں تووہ اس پر خوش ہوجاتاہےاوراگرلوگوں کوان کے بداعمالیوں کی بدلے میں جووہ اپنے ہاتھوں نے آگے بھیجے ہیں۔اس کے بدلے میں کوئی تکلیف پہنچتی ہےتوپھرانسان کفرکرنے

لگتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے صرف خود کو ولی کہا اور آپ ﷺ کیلئے فرمایا کہ وہ لوگوں کی حفاظت کرنے والے نہیں ہیں بچانے والے نہیں ہیں آپ کا کام تو بس پیغام یعنی قرآن پہنچا دینا تھا اور جہنم سے بچانے والا صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ اپنے رب کو قبول کر لو اس سے پہلے کہ وہ دن آجائے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹلنے والا نہیں ہے ۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 6۔ پارہ 25

اور جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا اوروں کو اپنا ولی بنا لیا ہے اللہ تعالیٰ ان کی نگرانی کر رہا ہے اور آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ نبی ﷺ ان لوگوں کے وکیل نہیں ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کو اپنا ولی بنا رکھا ہے اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔

سورہ شوریٰ۔ آیت 9 تا 10۔ پارہ 25

کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے علاوہ ولی بنا رکھے ہیں حالانکہ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے اور وہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر شئے پر قادر ہے اور جس بات میں تم اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے وہی اللہ تعالیٰ میرا رب ہے اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کا جواب سن لیا کہ ولی تو صرف اللہ تعالیٰ ہے جو مردوں کو زندہ کرتا ہے اور ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اختلاف رکھنے والوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی کرے گا۔ یعنی فرقہ پرستوں کا فیصلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے وہی کرے گا۔

سورہ ہود۔ آیت 12۔ پارہ 12

ایسا نہ ہو کہ آپؐ کی طرف جو وحی کی جاتی ہے آپؐ اس کا کچھ حصہ چھوڑ دیں اور اسی وجہ سے آپؐ کا دل تنگ ہو کہ وہ کہیں گے کہ اس پر کوئی خزانہ کیوں نہ اتارا گیا یا اس کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آیا آپؐ تو صرف خبردار کرنے والے ہیں اور ہر چیز کا وکیل تو اللہ تعالیٰ ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ نبی کریم ﷺ صرف خبردار کرنے والے ہیں اور وکیل تو ہر چیز کا اللہ تعالیٰ ہے۔

سورہ انعام۔ آیات 66 تا 67۔ پارہ 7

اور آپ کی قوم نے اس یعنی قرآن پاک کو جھٹلا دیا حالانکہ وہ سچ ہے آپ ﷺ کہیے۔ کہ میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں ہر چیز کے ظہور کا وقت مقرر ہے عنقریب آپ کو سب کچھ معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا یہ جواب ان لوگوں کیلئے ہے جنہوں نے قرآن پاک کے سچ کو جھٹلا رکھا ہے لوگوں کو قرآن دکھایا جائے تو وہ فضول باتیں کرنے لگتے ہیں ایسے ہی لوگوں کے لئے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب ہے کہ میں کوئی تمہارا وکیل نہیں ہوں۔ تمہیں اس کا پتہ جلد ہی چل جائے گا کہ قرآن پاک سچ تھا۔ کیونکہ ہر کام ہونے کا وقت مقرر رہوتا ہے۔

سورہ احزاب۔ آیت 1 تا 3۔ پارہ 21

اے نبی ﷺ اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور کافروں اور منافقین کی اطاعت نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ علم والا حکمت والا ہے۔ جو تمہارے رب کی طرف سے تمہیں

وحی کی جاتی ہے اس کی اطاعت کرو بے شک اللہ تعالیٰ ہر اس بات سے باخبر ہے جو تم کرتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اور اللہ تعالیٰ تمہارا وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نبی ﷺ کو حکم دے رہے ہیں۔ کہ کافروں اور منافقوں کی اطاعت نہ کرو۔ یعنی فرقہ پرستوں کی اطاعت نہ کرو۔ یہ اُس دور کے فرقہ پرستوں کی بات ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی اطاعت کا حکم دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کیلئے کہہ رہے ہیں اور وکیل ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے۔

سورہ تغابن۔ آیت 12۔ پارہ 28

اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو واضح پیغام پہنچا دینا ہے۔ یا اس کا ترجمہ یوں بھی کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو ہمارے رسول کے ذمہ تو مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ رسول کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہوتا ہے پھر اس پیغام سے پھر جانا یعنی مرتد ہو جانا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی ہے۔ جبکہ پیغام کی فرمانبرداری اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔ قرآن پاک کی اطاعت کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔

سورہ بنی اسرائیل۔ آیت 93 کا آخری حصہ۔ پارہ 15

آپ ﷺ کہیے میرا پروردگار پاک ہے میں تو صرف ایک پیغام پہنچانے والا انسان ہوں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ میں تو صرف قرآن پاک پہنچانے والا انسان ہوں۔

سورہ نور۔ آیت 54۔ پارہ 18

آپ ﷺ کہہ دیجیے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو پھر اگر تم پھر جاؤ تو اُس کے ذمہ تبلیغ کا بوجھ ہے اور تم اپنے بوجھ کے خود ذمہ دار ہو اور اگر ان کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے اور رسول کے ذمہ تو مبین پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ نبی ﷺ کے ذمہ تو قرآن پاک کی تبلیغ کا بوجھ ہے اور ہمارے ذمہ اس تبلیغ کو قبول کرنے کا بوجھ ہے اور یہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔ رسول ﷺ کے ذمے مبین یعنی قرآن پاک پہنچا دینا ہے۔

سورہ فرقان۔ آیت 30 تا 31۔ پارہ 19

رسول کہیں گے اے میرے رب میری قوم نے اس قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کے لئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں اور آپ کا رب رہنمائی اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے رسول ﷺ کے مجرموں کے بارے میں دوٹوک جواب سنا یعنی فرقہ پرستوں کے بارے میں سنا جنہوں نے خود قرآن چھوڑا ہوا ہے اور لوگوں سے بھی چھڑا رکھا ہے۔ یہ رسول ﷺ کے دشمن ہیں۔ ہم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے بھی نہیں ڈرنا ہمیں کسی کی مدد اور رہنمائی نہیں چاہیے ہماری مدد اور راہنمائی کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کافی ہے۔ آئیں ان آیات کو زرا تفصیل سے دیکھتے ہیں۔

سورہ فرقان۔ آیت 25 تا 31۔ پارہ نمبر 19

اور جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور ایک بادل نمودار ہوگا اور فرشتوں کو لگا تار اتارا جائے گا اس دن حقیقت میں بادشاہی اللہ تعالیٰ کی ہوگی اور وہ دن کافر کیلئے بے حد سخت ہوگا اور اس دن ظالم اپنے ہاتھ چبائے گا۔ اور کہے گا۔ کاش میں نے رسول ﷺ کا راستہ اپنایا ہوتا۔ ہائے میری کمبختی کاش میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اس نے مجھے نصیحت یعنی قرآن پاک مل جانے کے بعد گمراہ کر دیا اور شیطان تو انسان کو رسوا کرنے والا ہے اور رسول ﷺ کہیں گے۔ کہ اے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن کو چھوڑ رکھا تھا اس طرح ہم نے ہر نبی کیلئے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں۔ اور آپ کا رب ہدایت کرنے اور مدد کرنے کو کافی ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک کو نصیحت کہہ رہیں ہیں۔ ان آیات میں کافر اور ظالم فرقہ پرستوں کو کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ قیامت والے دن کافر یعنی ظالم پچھتائیں گے اور ہاتھ چبائیں گے کہ کاش میں نے رسول ؐ کا راستہ اختیار کیا ہوتا کہ کاش فلاں شخص میرا دوست نہ ہوتا۔ اس نے تو میرے پاس نصیحت آجانے کے بعد مجھے گمراہ کر دیا اور رسول گواہی دیں گے اور اللہ تعالیٰ سے شکایت کریں گے۔ اے میرے رب میری قوم نے قرآن پاک کو چھوڑ رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ہم نے ہر نبی کے لیے مجرموں میں سے دشمن بنا دیے ہیں

خواتین وحضرات:

جن لوگوں نے فرقے بنائے ہوئے ہیں اور قرآن پاک کو چھوڑ کر فرقوں کی اطاعت کر رہے ہیں۔ ایسے تمام لوگ نبیؐ کے دشمن ہیں۔ ان آیات کو بار بار پڑھیں آپ کو انشاء اللہ سمجھ آجائے گی۔

خواتین وحضرات!

کیا ہم نے رسول ؐ کا راستہ قرآن پاک اختیار کیا ہوا ہے یا ہم وہ لوگ ہیں جن کی شکایت ہونے والی ہے۔

سورہ نحل۔ آیات 82 تا 83۔ پارہ 14

پھر اگر وہ پھر جائیں تو بیشک آپ کا زمہ مبین پہنچا دینا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کو پہنچانتے ہیں پھر بھی اس کا انکار کرتے ہیں اور ان میں سے اکثر کافر ہیں۔

خواتین وحضرات!

قرآن پاک میں فرقہ بنانے والے کو کافر کہا گیا ہے۔

ان آیات میں ہمارا دوٹوک حال اور صورتحال موجود ہے نبی کریم ﷺ نے تو قرآن پاک پہنچا دیا ہے لوگ جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہمارے لئے نعمت ہے پھر بھی ہم اس کا انکار کرنے والے بنے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہم فرقے بنا کر کافر بن چکے ہیں۔

سورہ المائدہ۔ آیت 92۔ پارہ 6

اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور بچ جاؤ پھر اگر تم پھر گئے تو جان لو کہ ہمارے رسول ﷺ پر تو بس مبن پہنچا دینا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک سنا۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت قرآن پاک کے پیغام کی اطاعت میں ہے اگر ہم نے قرآن پاک سے پھر گئے یعنی مرتد ہوگئے تو نبی ﷺ کے ذمہ ہم تک قرآن پاک پہنچانا ہے۔ ہم لوگ فرقے بنا کر اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کے نافرمان بن چکے ہیں۔ قرآن پاک سے پھر گئے۔ مرتد ہوگئے۔

سورہ انعام۔ آیت 159 پارہ 8

بیشک جن لوگوں نے اپنے دین میں فرقے بنا لیے اور فرقہ فرقہ ہوگئے ہیں آپ ﷺ کا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ بیشک ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہے پھر وہ ان کو خود بتائے گا کہ وہ کیا کر رہے تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرقہ بنانے والے لوگوں سے رسول کی لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے رسولؐ کا ایسے لوگوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رکھیں کہ فرقے بنانے والے لوگ رسولؐ کے کچھ نہیں لگتے یہ اعلان لاتعلقی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا تعلق رسول ﷺ سے قائم ہو تو آج ہی فرقہ چھوڑ کر توبہ کر کے اللہ تعالیٰ کی رسی قرآن پاک کو مضبوطی سے پکڑنا ہوگا۔

سورہ یونس۔آیت 101 پارہ 11

کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اس میں غور کرو اور معجزے اور خبر دار کرنے والے یعنی رسول ان لوگوں کے کام نہیں آسکتے جو ایمان نہیں لاتے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ کوئی معجزہ اور رسول ان لوگوں کے کام نہیں آنے والا۔ جو ایمان نہیں لاتے ایمان کا مطلب ہے قرآن پاک کو سچ سمجھنا اور اس کی اطاعت کرنا۔ یعنی جو قرآن پاک کے سچ کو نہیں مانتا اور اس کی اطاعت نہیں کرتا کوئی معجزہ اور کوئی رسول ان کے کام نہیں آسکتا یہ اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب ہے۔

سورہ زخرف۔آیت 87 تا 89 پارہ 25

اور اگر آپ ان سے پوچھیں کہ ان کو کس نے پیدا کیا ہے تو ضرور کہیں گے ''اللہ تعالیٰ نے'' پھر یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں اور اس قول کی قسم کہ اے میرے رب یہ لوگ ایمان لانے والے نہیں آپ ﷺ ان سے منہ موڑ لیجئے اور فرما دیجئے کہ تم کو سلام ہے پس ان کو جلد ہی معلوم ہو جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سنا کہ جو لوگ ایمان نہیں لاتے یعنی قرآن پاک کو سچ نہیں مانتے اور اس کی اطاعت نہیں کرتے آپ ﷺ کو ان سے منہ موڑنے کا حکم ہے رسول ﷺ نے لوگوں کے بارے میں قسم کھائی کہ یہ لوگ ایمان نہیں لانے والے۔ تو جواب میں اللہ تعالیٰ نے کہا کہ ایسے لوگوں سے منہ موڑ لیجئے اور کہہ دیجیے کہ تم کو سلام ہے جلد ہی تمہیں سب پتہ چل جائے گا۔

سورہ ص۔آیات 86 تا 88۔ پارہ 23

آپ ﷺ کہہ دیجئے کہ میں اس تبلیغ پر تم سے کچھ نہیں مانگتا نہ ہی میں تکلف کر رہا ہوں یہ قرآن تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے نبی ﷺ کا دوٹوک جواب سنا کہ مجھے اس قرآن کی تبلیغ کے بدلے میں کچھ نہیں چاہیے نہ ہی میں کوئی تکلف کرنے والا ہوں یہ قرآن پاک تو تمام دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے کچھ مدت بعد تمہیں اس بات کا پتہ چل جائے گا۔

سورہ انعام۔آیت 57 تا 58۔ پارہ 7

آپ ﷺ کہیے کہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل یعنی قرآن پر ہوں جسے تم نے جھٹلا دیا ہے اور جس کی تم جلدی کر رہے ہو وہ عذاب میرے پاس نہیں ہے۔ حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے جو سچ بیان کرتا ہے۔ اور وہی بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔ آپ ﷺ کہہ دیجیے کہ اگر وہ میرے پاس ہوتا جس کی تم جلدی کر رہے ہو تو میرے اور تمہارے درمیان فیصلہ ہو چکا ہوتا اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جانتا ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں رسول ﷺ ظالموں یعنی نافرمانوں یعنی فرقہ پرستوں سے خطاب کر رہے ہیں

آپ نے نبی کریم ﷺ کا دوٹوک جواب سنا کہ میں تو واضح دلیل یعنی قرآن پاک پر قائم ہوں اور قرآن پاک پر قائم نہ رہنے والوں کے لئے نبی ﷺ کا

دوٹوک جواب یہ ہے چونکہ تو نے اس سچ کو جھٹلا دیا ہے میرے پاس تمہیں عذاب دینے کا اختیار نہیں ہے جس عذاب کی تمہیں جلدی ہے اگر میرے پاس وہ اختیار ہوتا تو تم پر آ چکا ہوتا حکم تو صرف اللہ تعالیٰ کا چلتا ہے اور وہ بہترین فیصلہ کرنے والا ہے۔

سورہ نجم۔آیات 29 تا 30۔پارہ 27

پس اس سے منہ پھیر لیں۔جو ہماری نصیحت سے پھر جائے۔جو دنیا کی زندگی کے سوا کچھ نہیں چاہتے۔ان کے علم کی رسائی بس اتنی سی ہے۔بلاشبہ آپ ﷺ کا رب ہی خوب جانتا ہے کہ کون اس کے راستے گمراہ ہو گیا ہے اور کون ہدایت پر ہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے قرآن پاک سے پھر جانے والے یعنی فرقے بنانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ کا دوٹوک جواب سن لیا کہ آپ ﷺ بھی ایسے لوگوں سے منہ موڑ لیجیے قرآن سے پھر جانے والوں کیلئے اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو بھی منہ موڑنے کا حکم دیدیا ہے۔

سورہ زمر۔آیات 53 تا 62۔پارہ 24

آپ ﷺ کہہ دو! اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات

!ان آیات میں پہلے رسول ﷺ کا خطاب ہے پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہم کو سناتے ہیں۔کہ اے میرے غلاموں جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتیاں کی ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس مت ہوں۔بے شک اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف کر دیتا ہے بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔اور اپنے رب کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو۔اس سے پہلے کہ تم پر عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ مل سکے اور اطاعت اختیار کرلو اپنے رب کی نازل کی ہوئی بہترین باتوں کی۔اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی انسان کہے کہ ہائے افسوس میری کوتاہی پر جو میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کی۔اور میں تو الٹا مذاق اڑانے والوں میں شامل تھا۔یا یہ کہے کہ کاش اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دیتا تو میں بھی پرہیزگاروں میں سے ہوتا یا عذاب دیکھ کر کہے کاش مجھے ایک اور موقع مل جائے اور میں احسان کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔

ان کے جواب میں پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب ہے۔اللہ تعالیٰ فرمائیں گے۔کیوں نہیں میری آیات تمہارے پاس آ چکی تھیں پھر تو نے انہیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافروں میں سے تھا یعنی فرقہ پرستوں میں سے تھا۔جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بنائے ہیں قیامت کے روز تم دیکھو گے کہ ان کے منہ کالے ہوں گے کیا جہنم میں تکبر کرنے والوں کیلئے جگہ کافی نہیں ہے اور جن لوگوں نے پرہیزگاری کی اللہ تعالیٰ انہیں کامیابی سے نجات دے گا نہ ان لوگوں کو کوئی تکلیف ہوگی اور نہ وہ غمگین ہوں گے اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز کا وکیل ہے۔

خواتین وحضرات!

اللہ تعالیٰ سے رجوع کرنے کا مطلب ہے قرآن پاک سے رجوع کرنا۔اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا مطلب ہے قرآن پاک کی فرمانبرداری کرنا۔قیامت

والے دن فرقہ پرستوں کے منہ کالے ہوں گے۔

سورہ نبی اسرائیل۔آیت 86۔پارہ 15

اور اگر ہم چاہیں تو جو کچھ ہم نے آپ کی طرف وحی کیا ہے اس کو واپس لے لیں پھر تم اس کیلئے ہمارے مقابلے میں کسی کو وکیل نہ پاؤ۔

خواتین وحضرات!

ان آیات میں اللہ تعالیٰ رسول ﷺ سے بات کر رہے ہیں۔اور قیامت تک آنے والے لوگوں کو اپنی خودمختاری دکھا رہے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر ہم آپ ﷺ کی طرف نازل کردہ وحی کو واپس لے لیں تو پیغمبر کے پاس ایسا کوئی وکیل نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر آسکے اور اس سلسلے کیلئے کچھ کر سکیں۔یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی وکیل بھی نہیں ہے۔یعنی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کوئی بھی وکیل نہیں بن سکتا۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیت 53 تا 54 پارہ 15

اور میرے غلاموں سے کہہ دیجئے۔کہ وہ بات کہا کریں جو بہت ہی عمدہ ہو۔بیشک شیطان ان کے درمیان فساد ڈال دیتا ہے یقیناً شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے تمہارا رب علم رکھتا ہے اگر وہ چاہے تو تم پر رحم کرے یا اگر وہ چاہے تو تمہیں عذاب دے اور ہم نے آپ ﷺ کو ان لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کا علم رکھتا ہے کہ کس پر رحم کرنا چاہیے اور کس کو عذاب دینا چاہیے اور آپ ﷺ لوگوں کے وکیل نہیں ہیں۔

سورہ بنی اسرائیل۔آیات 61 تا 69 پارہ 15

اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ تم آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو تو سوائے ابلیس کے سب نے سجدہ کیا اس نے کہا کہ میں اس کو سجدہ کروں جسے تو نے مٹی سے پیدا کیا کہنے لگا دیکھ تو کیا یہی وہ شخص ہے جس کو تو نے مجھ پر عزت دی اگر تو قیامت کے دن تک مجھے مہلت دے تو بس چند ایک کے سوا اس کی تمام اولاد کو جڑ سے اکھاڑ دوں گا۔اللہ تعالیٰ نے کہا کہ جا جو ان میں سے تیری اطاعت کریں گے تو بے شک دوزخ تم سب کی بھرپور سزا ہے اور ان میں سے جس پر تیرا بس چلے اس کو اپنی آواز سے بہکا لے اور ان پر سوار اور اپنے پیادے چڑھا اور ان کے مال اور اولاد میں شریک ہوتا رہ اور ان سے وعدے کرتا رہ اور جو وعدے شیطان ان سے کرتا ہے وہ سب دھوکہ ہے بے شک میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا اور تیرا رب وکیل ہونے کیلئے کافی ہے۔تمہارا رب وہ ہے جو تمہارے لئے سمندر میں کشتیاں چلاتا ہے تا کہ تم اس کا فضل تلاش کرو بے شک وہ تم پر بڑا مہربان ہے اور جب سمندر میں تمہیں کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اللہ کے سوا جس کسی کو تم پکارتے ہو وہ تمہیں بھول جاتا ہے پھر جب وہ خشکی کی طرف بچا کر لاتا ہے تو تم منہ پھیر لیتے ہو۔اور انسان بڑا ناشکرا ہے کیا تم اس سے بے خوف ہو گئے کہ تمہیں خشکی کی جانب لا کر زمین میں دھنسا دے یا تم پر پتھر برسانے والی آندھی بھیجے پھر تم اپنے لئے کوئی وکیل نہ پاؤ یا تم بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تمہیں سمندر میں دوبارہ لے جائے پھر تم پر ہوا کا سخت طوفان بھیج دے پھر تمہیں نافرمانی کے بدلے میں غرق کر دے پھر تم اپنے لئے اس بات پر ہمارا کوئی پیچھا کرنے والا نہ پاؤ۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ شیطان سے کہہ رہے ہیں۔میرے غلاموں پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔تیرا زور صرف ان پر چلے گا۔جو تیری اطاعت کریں گے۔جو میری اطاعت کریں گے ان پر تیرا کوئی زور نہیں چلے گا۔کیونکہ وہ صرف میری سنیں گے۔اور تیرا رب وکیل ہونے کے لیے کافی ہے۔اللہ تعالیٰ وہ ہے۔جو اپنی نافرمانی کے بدلے میں عذاب دے۔تو کوئی اللہ تعالیٰ کا پیچھا نہیں کر سکتا۔اس بات کے لیے تمھارے پاس کوئی وکیل نہیں ہے۔

سورہ فرقان 40 تا 44 پارہ 19

اور جب یہ لوگ آپ ﷺ کو دیکھتے ہیں تو آپ کی ہنسی اڑاتے ہیں کہ کیا یہی وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے رسول بنا کر بھیجا ہے اگر ہم اپنے معبودوں پر جمے نہ رہتے تو یہ ضرور ہمیں گمراہ کر دیتا اور جب وہ عذاب کو دیکھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کون راستے سے گمراہ ہے کیا آپ نے اس انسان کو دیکھا ہے جس

نے اپنی خواہش نفس کو خدا بنا رکھا ہے تو کیا آپ ﷺ ان کے وکیل ہیں یا آپ خیال کرتے ہیں کہ ان میں سے اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں وہ تو گویا جانور ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ جن لوگوں نے اپنے نفس کی اطاعت اختیار کر رکھی ہے آپ ﷺ ان کے وکیل نہیں ہیں۔

سورہ آل عمرآن آیت 28 پارہ 3

ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔اور جو ایسا کرے گا۔تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

خواتین وحضرات۔

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں. ایمان والوں کو چاہیے کہ وہ ایمان والوں کو چھوڑ کر کافروں کو یعنی فرقہ پرستوں کو اپنا دوست نہ بنائیں۔اور جو ایسا کرے گا۔تو اس کا اللہ تعالیٰ سے کوئی تعلق نہیں۔مگر صرف اس صورت میں کہ تمھیں ان سے بچنا ہو کسی خوف سے۔اور اللہ تعالیٰ تمھیں اپنی زات سے ڈراتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے

سورہ اعراف آیات 65 تا 72 پارہ 8

اور عاد کی طرف ان کے بھائی ہودؑ کو بھیجا۔اُس نے کہا۔اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی تمھارا کوئی معبود نہیں ہے۔تو کیا تم پرہیزگار کیوں نہیں بنتے۔ اس کی قوم میں سے جنہوں نے کفر کیا تھا۔اس کی قوم کے سرداروں نے کہا۔کہ بے شک ہم تو تمھیں ہی جہالت میں دیکھتے ہیں۔اور تم کو بے شک جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں۔

اُس نے کہا اے میری قوم۔مجھ میں زرا بھی جہالت نہیں ہے۔بلکہ میں تو سب جہانوں کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں۔میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمھارا امانت خیرخواہ ہوں۔اور کیا تم تعجب کرتے ہو۔کہ تمھارے پاس ایک نصیحت کی بات ایک مرد کے زریعے آئی ہے۔تاکہ تمھیں خبردار کرے۔اور یاد کرو جب نوح کی قوم کے بعد اس نے تمھیں جانشین کیا۔اور تمھیں بڑی زیادہ جسمانی طاقت دی۔بس یاد تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو۔تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔وہ کہنے لگے۔کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے۔کہ ہم صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں۔اور جن کی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ان کو چھوڑ دیں۔پھر اگر تو سچا ہے۔تو ہم پر وہ عذاب لے آ۔اگر تو سچا ہے۔اُس نے کہا۔تم پر تمھارے رب کی طرف سے تم پر ناپاکی اور غضب واقع ہو چکا۔کیا تم مجھے ان کے ناموں کے بارے میں بتاسکتے ہو۔جن کے بارے میں تم جھگڑتے ہو۔جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کوئی سند نازل نہیں کی۔بس تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ پھر ہم نے اس کو ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے نہیں تھے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں حضرت ہودؑ نے اپنی قوم سے کہا۔ اے میری قوم اللہ تعالیٰ کی غلامی کرو۔اس کے سوا کوئی تمھارا کوئی معبود نہیں ہے۔تو کیا تم پرہیزگار کیوں نہیں بنتے۔

اس کی قوم میں سے جنہوں نے کفر کیا تھا۔اس کی قوم کے سرداروں نے کہا۔کہ بے شک ہم تو تمھیں ہی جہالت میں دیکھتے ہیں۔اور تم کو بے شک جھوٹوں میں سے سمجھتے ہیں

اُس نے کہا اے میری قوم۔مجھ میں زرا بھی جہالت نہیں ہے۔بلکہ میں تو سب جہانوں کے رب کی طرف سے ایک رسول ہوں۔میں تم کو اپنے رب کے پیغامات پہنچاتا ہوں اور میں تمھارا امانت خیرخواہ ہوں۔اور کیا تم تعجب کرتے ہو۔کہ تمھارے پاس ایک نصیحت کی بات ایک مرد کے زریعے آئی ہے۔تاکہ تمھیں خبردار کرے۔اور یاد کرو جب نوح کی قوم کے بعد اس نے تمھیں جانشین کیا۔اور تمھیں بڑی زیادہ جسمانی طاقت دی۔بس یاد تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کرو۔تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔وہ کہنے لگے۔کیا تو ہمارے پاس اس لیے آیا ہے۔کہ ہم صرف ایک اللہ تعالیٰ کی غلامی کریں۔اور جن کی غلامی ہمارے باپ دادا کرتے آئے ہیں۔ان کو چھوڑ دیں۔پھر اگر تو سچا ہے۔تو ہم پر وہ عذاب لے آ۔اگر تو سچا ہے۔اُس نے کہا۔تم پر تمھارے رب کی طرف سے تم پر ناپاکی اور غضب واقع ہو چکا۔کیا تم مجھے ان کے ناموں کے بارے میں بتاسکتے ہو۔جن کے بارے میں تم جھگڑتے ہو۔جو تم نے اور تمھارے باپ دادا نے رکھ لیے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں کوئی سند نازل نہیں کی۔بس تم بھی انتظار کرو ہم بھی انتظار کرتے ہیں۔ پھر ہم نے اس کو ان

لوگوں کو جواس کے ساتھ تھے اپنی رحمت سے نجات دی اور جن لوگوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔ان کی جڑ کاٹ دی اور وہ ایمان لانے والے نہیں تھے۔

سورہ نور آیت 21 پارہ 18

اے ایمان والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔

تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا۔کہ اللہ تعالیٰ ایمان والوں سے خطاب کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔اے ایمان والو۔یعنی قرآن پاک کو سچ ماننے والو اور اسکی اطاعت کرنے والو۔شیطان کے قدموں کی اطاعت نہ کرنا۔اور جو کوئی شیطان کے قدموں کی اطاعت کریگا۔تو بیشک وہ بے حیائی اور برے کام کا حکم دیگا۔اور اگر تم پر اللہ تعالیٰ کا فضل اور رحمت نہ ہوتی۔تو تم میں سے کوئی بھی پاک نہ ہوسکتا۔یعنی قرآن پاک سے اپنی اصلاح نہ کرسکتا۔اور اللہ تعالیٰ سننے والا علم والا ہے۔

احاطہ کتاب

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پاک ہے۔اللہ تعالیٰ کا کلام پاک ہے یعنی قرآن پاک پاک ہے۔اور وہ لوگ پاک ہیں۔جو رسول ﷺ کے لائے ہوئے قرآن پاک سے اپنی اصلاح کریں گے۔ پھر گمراہی سے نکل کر پرہیزگار بن جائیں گے۔اس بات کو میں فرعون کی مثال سے ثابت کرنا چاہوں گی۔جس طرح فرعون تورات کے زریعے پاک نہ ہوا اور گمراہ ہی رہا۔البتہ اُس نے مرتے وقت ایمان کا مطالبہ کیا۔جسے اللہ تعالیٰ نے رد کر دیا۔آئیں اس بات کا جواب اور تفصیل قرآن پاک سے دیکھتے ہیں

سورہ نازعات آیات 15 تا 19 پارہ 30

کیا آپ کو موسیٰؑ کی خبر پہنچی ہے۔جب ان کے رب نے ان کو طویٰ کی مقدس وادی میں پکارا۔کہ فرعون کے پاس جاؤ۔بے شک اس نے سرکشی کی ہے۔پھر کہو کیا تو پاک ہونا چاہتا ہے۔اور میں تجھے رب کی ہدایت دوں تاکہ تو ڈرے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کہا کہ فرعون کے پاس جاؤ۔جو سرکش ہو رہا ہے۔اور اُس سے پوچھو کہ کیا تو چاہتا ہے کیا تو پاک ہوجائے۔یعنی اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔جس کے لیے تجھے ہدایت یعنی تورات دوں۔تاکہ تو اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

سورہ اعراف آیات 12o تا126 پارہ 9

اور تمام جادوگر سجدے میں گر پڑے۔وہ بولے کہ ہم تمام جہانوں کے رب پر ایمان لائے۔جو موسیٰ اور ہاروں کا رب ہے۔فرعون نے کہا۔کہ تم میری اجازت سے پہلے ایمان لے آئے۔۔اور یہ تو ایک چال ہے جو انہوں نے اس شہر میں اس کے لیے چلی ہے۔تاکہ اس میں رہنے والوں کو یہاں سے نکال دے۔سو تمھیں جلد معلوم ہوجائے گا۔میں تمھارے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ ڈالوں گا۔پھر تم سب کو سولی پر چڑھادوں گا۔وہ کہنے لگے۔بے شک ہم سب تو اللہ تعالیٰ کے پاس لوٹ کر جانے والے ہیں۔

اور تم ہم سے کس بات کا انتقام لیتے ہو۔کیا صرف اس بات سے کہ ہم اپنے رب کی آیات پر ایمان لائے۔جب وہ ہمارے پاس آئیں۔اے ہمارے رب ہمیں صبر عطا کر۔اور ہمیں فرمابرداری یعنی مسلم کی حالت میں موت دے۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔کہ جادوگر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی حالت میں مرنے کی دعا مانگی۔یعنی مسلم کی حالت میں موت مانگی۔

خواتین و حضرات!

آپ نے دیکھا کہ ان آیات میں ایمان کا مطلب واضح کیا گیا ہے۔کہ جادوگر اللہ تعالیٰ کی آیات پر ایمان لائے تھے۔اور اللہ تعالیٰ کی فرمابرداری کی

حالت میں مرنے کی دعا مانگی۔

❁ سورہ یونس آیات 90 تا 91 پارہ 11

اور ہم نے بنی اسرائیل کو دریا سے پار کردیا۔ پھر فرعون اور اس کے لشکر نے سرکشی اور زیادتی سے ان کا پیچھا کیا۔ یہاں تک کہ فرعون ڈوبنے لگا۔ تو اس نے کہا۔ کہ میں ایمان لاتا ہوں۔ کہ اُس زات کے سوا کوئی معبود نہیں۔ جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے ہیں۔ اور میں فرمابرداروں میں سے ہوں یعنی مسلم ہوں ۔ اب ایمان لاتا ہے حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانوں میں سے تھا۔ اور فساد کرنے والوں میں سے تھا۔

خواتین وحضرات

آپ نے دیکھا ان آیات میں فرعون ڈوبتے وقت اسلام لا رہا ہے یعنی مسلم بن رہا ہے ۔ مگر اس کے ایمان کو اللہ تعالیٰ نے قبول نہیں کیا۔ کیونکہ وہ اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا نافرمان تھا۔

❁ سورہ یونس آیت 84 پارہ 11

اور موسیٰؑ نے کہا۔ اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔ تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔ اگر تم مسلم ہو۔ یعنی اگر تم فرمابردار رہو۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ موسیٰؑ اپنی قوم سے خطاب کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں۔ اے میری قوم اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایمان لائی ہو۔ تو تم اسی پر بھروسہ کرو۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی فرمابردار رہو۔ یعنی مسلم ہو۔

خواتین وحضرات!

کیا آپ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنے والے ہیں۔ کیا آپ مسلم ہیں۔ اور مرتے دم تک مسلم رہیں گے۔

❁ سورہ زخرف آیات 66 تا 69 پارہ 25

جو لوگ قیامت کے انتظار میں ہیں کہ ان پر اچانک آجائے اور ان کو خبر تک نہ ہو۔ اس دن سب دوست ایک دوسرے کے دشمن ہونگے۔ سوائے پرہیزگاروں کے۔ اے میرے غلاموں آج تمہیں کوئی خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری آیات پر ایمان لائے اور فرمانبردار بن کر رہے۔ یعنی مسلم بن کر رہے۔

خواتین وحضرات!

آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن پرہیزگاروں سے کہے گا اے میرے غلاموں آج تمہیں نہ کوئی خوف ہے اور نہ پریشانی ہوگی یہ وہ لوگ ہیں۔ جو ایمان لائے یعنی جنہوں نے قرآن پاک کو سچ سمجھا اور اس کی اطاعت کی اور فرمانبردار بن کر رہے۔

آپ نے غور کیا کہ قرآن پاک کے فرمابردار کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے غلام ہیں اور پرہیزگار ہیں بس ثابت ہوا کہ قرآن پاک کی اطاعت اور فرمابرداری کرنے والے کو ایمان والا کہا جاتا ہے۔ اور پرہیزگار کہا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ پاک لوگ ہیں۔